SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday November 18, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURA'AN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾
إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ
ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ
عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿٤٥﴾

ترجمہ: جس دن لوگ چیخ یقیناً سن لیں گے، وہی نکل پڑنے کا دن ہے۔ ہم ہی تو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے اس دن زمین ان پر سے پھٹ جائے گی اور وہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہوں گے۔ یہ جمع کرنا ہمیں آسان ہے۔ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے اور تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو پس جو ہمارے عذاب کی وعید سے ڈرے اس کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday November 18, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURA'AN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾
إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ
ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ
عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿٤٥﴾

ترجمہ: جس دن لوگ چیخ یقیناً سن لیں گے، وہی نکل پڑنے کا دن ہے۔ ہم ہی تو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے اس دن زمین ان پر سے پھٹ جائے گی اور وہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہوں گے۔ یہ جمع کرنا ہمیں آسان ہے۔ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے اور تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو پس جو ہمارے عذاب کی وعید سے ڈرے اس کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو۔

جناب منظور احمد گچکی : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : جی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منظور احمد گچکی : کل جیسا کہ فیصلہ ہوا تھا کہ press کو مطمئن کیا جائے گا اور پریس گیلری میں موجود رہے گا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ کل پریس بعد میں نہیں آیا۔ اس وقت بھی پریس یہاں موجود نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کوشش کریں اور ان کو منائیں۔

جناب منظور احمد گچکی : لالیکا صاحب اور چوہدری شجاعت صاحب سے ان کی بات چیت ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین : آپ بھی کوشش کریں ناں۔

جناب منظور احمد گچکی : ہم تو کوئی اتھارٹی نہیں ہیں کیونکہ ان کے grievances تھے کہ ان کے لوگوں کو arrest کیا گیا ہے اور حکومت ان کو رہا کرنے کی ضمانت دے۔

جناب چیئرمین : کل چوہدری شجاعت صاحب نے بیان دیا تھا کہ دو دن کے اندر اندر ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے غنی جعفر سے زیادتی کی ہے، کارروائی کی جائے گی اور آج تو آپ نے دیکھا کہ، روز نامہ مسلم میں editorial بھی آیا ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے چوہدری شجاعت صاحب کے بارے میں بھی لکھا ہے اور جو کچھ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے اس کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ یہ reassuring ہے اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب کا خود ان کو ٹیلی فون آیا۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک روز نامہ ''مسلم'' کا معاملہ ہے وہ اپنی جگہ مطمئن ہیں۔۔ لیکن صحافیوں کے جو اور مسائل ہیں تو۔۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! صرف مسلم کا اکیلا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : تو آپ کوشش کریں ناں جا کر ان کو منائیں۔

جناب منظور احمد گچکی : اگر کسی ہاؤس کے ممبر کا کسی بھی جگہ استحقاق مجروح ہو تو basically وہ پورے ہاؤس کا ہی ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: توآپ کوشش کریں اور ان کومنائیں۔

جناب منظور احمد گچکی: اصل میں ہم کوئی اتھارٹی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب اتھارٹی کی بات نہیں ہے آپ کوشش کرکے پتہ تو کریں کہ اب ان کی کیا grievances ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب یہ کام فصیح صاحب کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: توآپ فصیح صاحب کو ساتھ لے لیں۔ جی فصیح صاحب۔

سید فصیح اقبال: میں جناب منظور صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ پریس والے اس وقت بھی مطمئن نہیں تھے۔ جب ان کے بارے میں بھی یقین دہانی کرائی گئی اس لئے وہ نہیں آئے تھے۔ صرف T.V. والے آئے تھے اور کوئی نہیں آیا تھا۔ اب حافظ حسین احمد صاحب کا روز نامہ ''مسلم'' اخبار میں چھپا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ علیحدہ مسئلہ ہے اس کو کسی اور وقت پر take up کریں گے لیکن جو بات گچکی صاحب نے کی ہے، آپ اس پر بات کریں۔

سید فصیح اقبال: چوہدری صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں، وہ خود ہی بتائیں کہ ان کے اعلان کا پریس پر کیا اثر ہوا ہے۔ چوہدری صاحب آپ ذرا سیریس ہو کر اس مسئلہ کو ختم کروائیں۔

Mr. Chairman : Faseih Sahib, please address the Chair and not any other person.

سید فصیح اقبال: میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: مجھے اپنی بات کہہ لینے دیں۔ کل شاہ صاحب نے بھی پوائنٹ آؤٹ کیا۔ اگر ہم رولز کے مطابق ہاؤس کو چلائیں تو سب کے لئے آسانی ہوگی۔ جب بھی ہم رولز کو violate کرتے ہیں کوئی degradation کرتے ہیں تو مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ تو مہربانی کرکے please every body should try to follow the rules and please assist me in running the House according to rules تو میں آپ سے

درخواست کرتا ہوں ، مجھے پتا ہے کہ کبھی جذبات بعض دفعہ بڑھ جاتے ہیں اور ٹینشن بڑھ جاتی ہے لیکن آپ کی maturity کا ٹیسٹ یہی ہے کہ ایک پریشر کے اندر بھی آپ اپنے جو نارمز ہیں اور جو طریقہ کار ہے رولز ہیں اس کو ملحوظ خاطر رکھیں ۔ تو میں یہ درخواست کرونگا کہ چوہدری صاحب نے جو بیان دیا ہے اس کی روشنی میں فصیح صاحب اور آپ جا کر ان سے مل لیں تاکہ بات کلریفائی ہو جائے ۔ اور اس کو solve کرنے کی کوشش کریں ۔ جی شاہ صاحب۔

سید عباس شاہ : جناب بہت اہم مسئلہ ہے اور پریس ہمارا حصہ ہے کل فصیح صاحب نے کہا کہ کل یا پرسوں وہ کمیٹی کی میٹنگ کال کریں گے جس میں اسی issue کو take up کیا جائے گا ۔ میرا خیال ہے assurance کافی دی گئی ہیں اور فصیح صاحب ہماری کمیٹی کے چیئرمین ہیں ، اس ہاؤس کی طرف سے جس کسی کو وہ اپنے ساتھ مدد کے لئے اٹھاتے ہیں we support him, and we will look after their affairs.

Mr. Chairman : On behalf of the House I want to say that we have the highest respect for the Press and we will do our best to protect all their legitimate action and we will support them fully in the mission which they are carrying out.

جناب محمد ابراہیم خان : جناب چیئرمین ! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم پریس کا بہت احترام کرتے ہیں ۔ بسا اوقات بلکہ اکثر اوقات ہم نے یہ کیا ہے کہ ان کو راضی کیا ہے مصالحت کی کوشش کی ہے مگر یہ تیسری بار ایسا ہو رہا ہے کہ پریس بھی پورے ہاؤس کی توہین کرتا ہے اور ہماری طرف سے کوئی بات کرنے والا نہیں ہے ۔ میں نے ۱۶ تاریخ کے ''سرراہے'' کے کالم آپ کے سامنے پڑھے وہ کہتے ہیں جی کہ اگر اتنی دولت کسی کے پاس امریکہ میں ہوتی تو پوری اسمبلی کا۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جی مزمل شاہ صاحب۔

سید مزمل شاہ : جناب چیئرمین ! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہمارے دو محترم سینیٹروں راجہ افضل صاحب اور حافظ حسین احمد صاحب پروبیچ موشن لائے ان کا مقصد یہ تھا کہ اس ملک کو آئین اور قانون کے مطابق چلایا جائے تو یہ ایک بڑی خوش آئند بات تھی اور پورے ملک کے ۱۳ کروڑ عوام بھی یہی چاہتے ہیں۔ پارلیمنٹ کے ممبران بھی یہی چاہتے ہیں۔ تو یہ ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ تھا آج کے اخبارات میں جناب حافظ حسین احمد کے متعلق مسئلہ پڑھ کر انتہائی دکھ ہوا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین : وہ علیٰحدہ مسئلہ ہے۔

سید مزمل شاہ : جناب چیئرمین ! یہ انتہائی اہم اور سنجیدہ مسئلہ ہے اس مسئلے کو لیا جائے۔

جناب چیئرمین : جی لیا جائے گا جی۔ میری درخواست یہ ہو گی کہ گچکی صاحب، فصیح صاحب کسی اور کو ساتھ لے لیں، جا کر مل لیں اور بات کر کے ہمیں بتائیں۔۔

میاں عبدالستار لالیکا : جناب سب حاضر ہیں۔ اور اوپر بیٹھ کر رپورٹنگ کر رہے ہیں۔ خواہ مخواہ مسئلے کو اچھال رہے ہیں۔

آوازیں : کہاں ہیں جی یہ ان کے دو چار بندے بٹھائے ہوئے ہیں۔

(مداخلت)

میاں عبدالستار لالیکا : نہیں جناب وہ باضمیر لوگ ہیں ویسے ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ خواہ مخواہ بندے اٹھا کے لاتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : بہرحال آپ جائیں ان سے مل کر ہمیں بتائیں جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا ! پریس بالکل مطمئن نہیں ہے بالکل یہ واضح بات ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا ٹھیک ہے آپ بھی مدد کریں - جائیں پتہ کریں اور ہمیں بتائیں کہ کیا مسئلہ ہے آپ کا بڑا اثر ہے محترم لیڈر ہیں - جائیں اور پتہ کریں -

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین ٹ ہمیں rule کا احترام ہے لیکن خدارا اس rule کا اطلاق صرف اپوزیشن بینچوں پہ ہوتا ہے -

جناب چیئرمین : سب ہاؤس پہ ہوتا ہے جی - جو بھی ہو گا جی -

حافظ حسین احمد : جناب صرف گلا پھاڑ کر چیخنے سے کچھ نہیں ہو گا جی جو انداز لالیکا نے اختیار کیا ہے -

جناب چیئرمین : میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا -

حافظ حسین احمد : محترم گچکی کے سامنے اسے کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ منظور گچکی کو مخاطب کر کے کہے ، وہ آپ کو ، chair کو مخاطب کر کے کہے ----

(مداخلت)

جناب چیئرمین : لالیکا صاحب اتنے جوش میں نہیں -

حافظ حسین احمد : یہ طریقہ کار ہے جی ؟ اگر رولز ہیں تو اس کی تلوار جناب آپ ہم پہ چلاتے ہیں - ان پر آپ کا کوئی بس نہیں چلتا -

جناب چیئرمین : اچھا - میرا بس ، میری طاقت آپ لوگ ہیں آپ کے تعاون کے بغیر میں کچھ نہیں کر سکتا -

حافظ حسین احمد : نہیں ہم اسے تسلیم کرتے ہیں لیکن وہ بیٹھے بیٹھے بھی بول رہا ہے - اس طریقے سے ہم انہیں نہیں چھوڑیں گے جی -

جناب منظور احمد گچکی : جناب آپ منسٹروں کو پارلیمانی آداب سکھائیں بیٹھ کر وہاں سے گھلا پھاڑ کر چیختے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پارلیمانی آداب کے خلاف ہے ہمیں بھی گھلا پھاڑنا اور بولنا آتا ہے ---

جناب چیئرمین : صحیح ہے جی -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! گزارش یہ ہے کہ جو اس طرف سے بات ظاہر کی گئی تھی واقعی اس وقت تھوڑے صحافی تھے لیکن اس وقت آپ گیلری کا ملاحظہ فرمائیں تو تقریباً گیلری میں تمام صحافی موجود ہیں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی question hours سوال نمبر ۱۔

1. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the amount of royalty and surcharge on Sui gas paid to the Balochistan Government during 1991-92 and the amount to be paid during the year 1992-93 ?

Mr. Sartaz Aziz : The B.E. 1991-92 for royalty and surcharge on natural gas were Rs. 295 million and Rs. 4793.7 million respectively. Against these estimates the actual transfers were Rs. 265 million and Rs. 4314.5 million because the actual production of gas was lower than expected.

The royalty and surcharge on gas are budgeted at Rs. 319 million and Rs. 4666.8 million for the year 1992-93. However, the actual transfers shall depend on actual receipts.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

میر عبدالجبار : میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے جناب۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیں۔

میر عبدالجبار : جناب نہایت ہی افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے کہ کل ہمارے محترم جناب حافظ حسین احمد صاحب۔۔

جناب چیئرمین : وہ علیحدہ پریولیج موشن ہے اور میرے خیال میں حافظ صاحب ضرور take-up کریں گے۔ اس کو proper وقت پر لے لیں گے۔ جی سوال نمبر ۱ ضمنی سوال۔

میر عبدالجبار : جناب اس جواب سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ مرکزی حکومت نے رائیلٹی اور سرچارج کی مد میں قدرتی گیس کے ۵۱ کروڑ روپے سال ۹۲-۱۹۹۱ء میں

کاٹ لئے ہیں کٹوتی مرکز نے کی ہے معلوم نہیں کہ کیوں؟ جبکہ گیس کا flow سارے پاکستان کو صحیح جارہی تھی کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی، یہ کٹوتی ہم سے کیوں کی گئی؟

سردار آصف احمد علی: جناب یہ کچھ بھی کاٹا نہیں گیا پتہ نہیں کہاں سے انہوں نے کاٹ دیا جی۔

میر عبدالجبار: سر ذرا دھیان سے دیکھ لیجئے۔

Sardar Aseff Ahmed Ali : Sir, the calculations are made on the basis of what is delivered at the well had and the what is collected in terms of the federal revenue. There has been no discrepancy.

جناب منظور احمد گچکی: میں جی ان کو correct کرنا چاہوں گا کہ وزیر موصوف جو فرما رہے ہیں ان کا سادہ سا سوال یہ ہے کہ جو اعداد و شمار آپ نے رائیلٹی excise surcharge کے دیئے ہوئے ہیں اس کے بجائے جو اعداد و شمار ۹۲-۱۹۹۱ء کو دیئے گئے ہیں، ۹۲ء میں جو pay کیا گیا ہے، گورنمنٹ کو اس میں ۵۱ کروڑ روپے کی کٹوتی کس بات پر کی گئی ہے اعداد و شمار سامنے ہیں جمع تفریق کر کے بتائیں؟

Sardar Aseff Ahmed Ali : Sir, this is in 1991-92, if this is the figure that is being agitated here. Is that figure 1991-92 ?

جناب منظور احمد گچکی: نہیں جی عرض یہ ہے کہ ۹۲-۱۹۹۱ء میں سرچارج جو ہے ۲۹۵ ملین روپے رائیلٹی کا ہے۔ ۴۷۹۳ء۷ ملین روپے سرچارج کا ہے اس میں سے رائیلٹی میں ۲۶۵ ملین روپے دیئے گئے ہیں اور سرچارج میں سے ۴۳۱۴ء۵ سرچارج کے پیسے دیئے گئے ہیں۔ ان کو جب ہم calculate کرتے ہیں تو ۵۰۹ء۲ ملین روپے اس صوبے کو نہیں دیئے گئے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

Sardar Aseff Ahmad Ali : Sir, I do not quite understand.

Mr. Chairman : What is B in 1991-92?

سردار آصف احمد علی : اور جو حقیقی یہ بتائے گئے ہیں .Actuals are based

جناب چیئرمین : گچکی صاحب! وہ کہتے ہیں کہ یہ بجٹ کا تخمینہ تھا لیکن حقیقی طور پر جو ریئلٹی موصول ہوئی اس سے کم ہوئی اور یہ جو transfers ہیں ، ان کی اعداد و شمار ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : نہیں سر یہ نہیں ہے۔ میں وزیر موصوف کے لئے اطلاعاً عرض کرنا چاہوں گا کہ پچاس کروڑ روپے جو ہیں یہ باقاعدہ پریس میں بھی آیا ہے اور اس میں بلوچستان گورنمنٹ نے یہ demand کیا ہے کہ ہمیں ۵۱ کروڑ روپے کیوں دیئے گئے ہیں اور پھر ان لوگوں نے اس کی وضاحت یہ دی ہے کہ چونکہ وہاں پر لوٹی اور کچھ علاقوں میں ہڑتال ہو گئی تھی یا سوئی میں ، لیکن سپلائی میں کوئی فرق نہیں پڑا ، چونکہ وہاں strike ہو گیا تھا اس لئے پروڈکشن کم ہو گئی ہے اس لئے ہم نے ۵۰ کروڑ روپے نہیں دیئے ہیں بنیادی طور پر یہاں مسئلہ یہ ہے چونکہ پٹرولیم کے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں تو سردار صاحب کو اس کا علم نہیں ہے لیکن یہ ۵۰/۵۱ کروڑ روپے ان سے کاٹے گئے ہیں جی۔

جناب چیئرمین : منسٹری آف پروڈکشن کا معاملہ تو واقعی پٹرولیم منسٹری کے پاس ہو گا۔ آپ نے جو سوال پوچھا تھا فنانس اینڈ اکنامک افیئرز سے ، وہ تو یہی بتا سکتے ہیں کہ وہ بجٹ کتنا تھا، actual ٹرانسفر کتنا تھا۔

جناب منظور احمد گچکی : لیکن پٹرولیم منسٹری کو یہ information ہے کہ کیوں ہوا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پچاس اکاون کروڑ روپیہ گورنمنٹ آف پاکستان نے announce بھی کیا۔ بلوچستان گورنمنٹ نے باقاعدہ ان سے ڈیمانڈ کیا کہ آپ نے ہمارے اکاون کروڑ روپے کیوں کاٹے ہیں تو انہوں نے کہا کہ چونکہ لوٹی میں پیر کوہ میں strike ہوئی ہے اور سوئی میں ، اس لئے پروڈکشن کم ہو گئی۔

جناب چیئرمین : آپ کا سوال کیا ہے۔

جناب منظور احمد کچکی : میرا سوال یہ ہے کہ کچھ دن سٹرائیک ہوئی۔ لیکن وہاں پر پروڈکشن کبھی بھی کم نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین : پروڈکشن کا تو ان کو پتہ نہیں ہوگا ناں، وہ تو پٹرولیم والے ہی بتائیں گے۔ ان سے آپ کیا سوال پوچھیں گے۔

جناب منظور احمد کچکی : میں یہ پوچھتا ہوں کہ جو رقم ہماری بنتی تھی اس سے کم ہمیں کیوں دی ہے۔

جناب چیئرمین : اس کی وجہ وہ بتا رہے ہیں ناں کہ جو estimate تھا وہ زیادہ تھا۔ actual کم آیا ہے، ہم نے کم دیا ہے۔ یہی بات ہے۔ کیا یہ صحیح ہے جی سردار صاحب۔

سردار آصف احمد علی : چیئرمین صاحب ہم تو heads پہ جو deliver ہے اور آگے جو sale points ہیں اسی کی base کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین : فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ financial award کے تحت جو فیصلہ ہے یہ بڑا defective ہے۔ ہمیں وہ پیسہ نہیں مل رہا جو بلوچستان کو ایوارڈ میں دیا تھا۔ جس طرح فرنٹیئر کی رائلٹی کا مسئلہ ہوا ہے۔ تو یہ بتائیں گے کہ سوئی گیس کی اور فرنٹیئر کی جو الیکٹریسٹی کی رائلٹی ہے اس میں کیوں فرق ہے۔

جناب چیئرمین : جناب یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ جی جبار صاحب۔

میر عبدالجبار : میں محترم وزیر صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ان کا لکھا ہوا فقرہ ہے یہ ذرا ملاحظہ فرمائیں۔

Because the actual production of gas was lower than expected. This means Sir, the gas production was lower, therefore, this deduction was made. This is clear. Why this deduction was made...

جبکہ وہاں سوئی میں انیس کنوؤں میں سے اٹھارہ کنویں بالکل صحیح کام کرتے رہے۔ ایک کنواں صرف چند گھنٹے کے لئے بند ہوا تو جناب اخباروں میں آیا کہ یہ گیس کا

flowup نہیں رکا۔ کہیں پاکستان میں کسی کونے میں، کسی جگہ پر کہیں یہ flow بند نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے جناب مرکز نے پیسہ کاٹا۔ اس وقت کے تمام اخبارات پاکستان کے اس کٹوتی کی خبریں سے بھرے پڑے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کے مطابق گیس پوری تھی اور گورنمنٹ نے کٹوتی کی ہے۔ Minister Sahib is correct ?

Sardar Aseff Ahmed Ali : No. Sir.

Mr. Chairman : This is not correct.

وہ بعد میں دے دیں گے۔ آخری سوال گچکی صاحب۔ آپ کو پتہ ہے کہ رولز کے مطابق تین سے زیادہ نہیں ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی: یہ آپ کی discretion پر ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سرچارج کی رقم، جہاں پر سرچارج پہلے نہیں تھا، انہوں نے وہ کر لیا ہے۔ یہ سرچارج کس سال سے لیا جا رہا ہے۔ سرچارج کی رقم consumer سے کس سال سے لی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب منسٹر صاحب۔

Sardar Aseff Ahmed Ali : I think Sir, this merits a new question, Sir.

جناب چیئرمین: بہرحال ہے کوئی انفرمیشن کہ نہیں۔

Sardar Aseff Ahmed Ali : I do not think it is related to the question. I will be happy to provide the information.

جناب چیئرمین: آپ کو، گچکی صاحب پتہ ہے کہ کس سال سے لیا جا رہا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: اسی لئے تو میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین : مہربانی کرکے انفرمیشن میرے پاس پہنچائیں - فریش نوٹس نہیں ہے - آپ ہی منگوائیں - جبار صاحب کو بلالیں آپ کو ساری دے دیں گے - اگلا سوال نمبر ۲ میر عبدالجبار صاحب-

2. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the number of employees of H.B.L staff promoted as officers in the last batch indicating also the date on which these promotions were made ; and

(b) whether it is a fact that a departmental review committee was constituted for those eligible employees of H.B.L who could not be promoted ; if so the names of the employees who will be considered for promotion by the said committee ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) 1813 Staff employees were promoted from posts of Assistants to Officers Grade-III in the last batch *i.e.* during 1988-89.

(b) For the promotion of clerical staff to officer's cadre, no review committee has been constituted by Habib Bank Limited.

However, to review cases of officers and executives, the bank has constituted a review committee, as laid down in the promotion policy of the bank. The list of 2743 review petitioners is being compiled and will be placed in the library of the House by the next rota data.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے - اگلا سوال نمبر ۳-

3. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the total number of drivers working in the CDA; and

(b) the monthly amount of overtime paid during the last two years to each driver ?

Ch. Amir Hussain : (a) 263.

(b) Monthly over-time paid during the financial years 1990-91 and 1991-92 is under :—

	1990-91	1991-92
	Rs.	Rs.
July	74,194	88,134
August	75,786	89,402
September	78,724	87,568
October	74,262	84,556
November	79,154	90,001
December	82,419	92,987
January	85,847	92,971
February	78,086	87,733
March	80,185	87,122
April	70,958	77,824
May	83,708	73,595
June	72,290	48,297
Total :	9,35,613	10,10,190

Details about over time paid to each Driver during 1990-91 and 1991-92 are annexed.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

جناب چیئرمین : میر عبدالجبار صاحب۔ ضمنی سوال۔

میر عبدالجبار : جناب یہ میرے پاس ابھی ٹیبل پر آیا ہے میرے لئے مشکل ہو گا کہ میں اس کے لئے کوئی ضمنی سوال ابھی بناؤں۔ اس کو defer کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی defer کیاجاتا ہے ۔ نمبر ۴ ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

4. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the number of applications received for the post of Urologist advertised by the CDA in January, 1992 ; and

(b) the qualifications prescribed and also advertised for this post ?

Ch. Amir Hussain: (a) Twelve (12).

(a) Prescribed qualifications advertised in the Press read as under :—

(i) MBBS or equivalent qualification recognized by PMDC.

(ii) FRCS or equivalent qualification recognized by PMDC.

(iii) Diploma in Urology.

(iv) Seven years clinical experience in Urology.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ نمبر ۵ ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

5. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that CDA has appointed Mr. S.A. Raza as Standing Counsel without prior approval of the Law and Justice Division ; if so, its reasons ; and

(b) is it also a fact that Mr. S. A. Raza, Standing Counsel, is being paid fee much more than the fee prescribed by the Justice Division for Standing Counsels ; if so, its reasons?

Ch. Amir Hussain: (a) Particulars of Mr. S.A. Raza, were sent to Justice Division for appointment on retainership basis. However, Justice Division gave their no objection for appointment on case to case basis.

(b) The fee prescribed by the Justice Division is R. 3,333 P.M. for retainership while Mr. Raza is being paid Rs. 4,000 P.M. on the basis of his appointment on case to case basis. Due to the large number of court cases, payment for each case would have cost the CDA much more than his appointment at a fixed fee of Rs. 4,000 P.M.

Dr. Muhammad Rehan: I would like to ask the honourable Minister as he has accepted in reply (b) of the question that the fee prescribed by Law Division is Rs. 3333 per month. Then why he is being paid Rs. 4,000 per month (a) and if the extra money that has been paid to him will be got refunded from him, if not, the reasons for violation.

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

چوہدری امیر حسین : جناب اس میں اگر میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں تو فاضل ممبر شاید سی ڈی اے کو شاباش دیں۔ جناب یہ جو retainership fees ہوتی ہے تین ہزار تین سو روپیہ فی مہینہ وہ ہر مہینے اس کونسل کو مل جاتی ہے۔ ہر کیس کی علیحدہ فیس ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنے وہ کیس لے گا اس کی علیحدہ فیس لے گا۔ تینتیس سو روپیہ مہینہ وہ لے گا۔ وہ چالیس پچاس ساٹھ ہزار روپیہ مہینہ بھی بن سکتا ہے۔ اور بیس پچیس تیس ہزار روپیہ تو لازمی بن جاتا ہے۔ اس میں یہ کیا گیا ہے کہ کسی کیس کی کوئی فیس اس کونسل کو نہیں دینی صرف چار ہزار روپے مہینہ لینا ہے۔ اسی میں وہ سارے کیس کرے گا۔ یہ تو سی ڈی اے پیسے بچا رہی ہے۔

Dr. Muhammad Rehan: My next supplementary Sir, is that there is a Standing Counsel by the name of Mr. Bashir who is being paid Rs. 2000 then why Mr. S. A. Raza is being paid Rs. 4000 as he has no legal practice of attending the cases in courts.

Mr. Chairman: Yes Minister Sahib.

جو دوسرے کونسل صاحب کا انہوں نے ذکر کیا ہے retainership fees فیس ہے اور ہر کیس کے پیشے لیتے ہیں۔ یہ تو کونسل کی بات ہے ناں۔ کوئی وکیل کہتا ہے میں دو ہزار لوں گا اور کوئی کہتا ہے کہ میں بیس لاکھ پہ بھی راضی نہیں ہوں۔ وہ تو مرضی کی بات ہے۔ اگر وہ آدمی دو ہزار پر بات کر رہا ہے اور راضی ہے تو آپ کو کیا اعتراض ہے۔ ایک وکیل اسی کیس کا ہزار لے گا دوسرا کہے گا کہ میں دس لاکھ لیتا ہوں۔

چوہدری امیر حسین : اگر وسیم صاحب ایک لاکھ روپیہ فیس لیں اور میں دس ہزار لوں تو میں کہوں کہ وسیم صاحب کیوں لاکھ روپیہ لیتے ہیں۔ میں دس ہزار کیوں لیتا ہوں۔

Dr. Muhammad Rehan: Sir, my another supplementary is, in the Province of Sindh the experience required for appointment as Legal Adviser and Standing Counsel is at least 10 years. Mr. Raza has no such experience required as he has obtained LLD degree in 1987 then why he has been appointed as Standing Counsel as there are so many experienced advocates are available.

جناب چیئرمین : منسٹر فار پارلیمنٹری افیئرز۔

چوہدری امیر حسین : جناب گزارش یہ ہے کہ جس عدالت میں جس وکیل نے پیش ہونا ہو اس کی حد تک اس کی کوالیفکیشن پوری ہے۔ جو criteria انہوں نے سندھ میں بتایا ہے یہ تو سی ڈی اے نے مقرر کیا ہے۔ اس لئے گزارش کرتا ہوں کہ اس لحاظ سے یہ سوال relevant نہیں ہے۔

Dr. Muhammad Rehan: Sir, my last supplementary. At the time of appointment of Mr. S.A. Raza, I would like to ask the honourable Minister that how many cases were pending in the courts when there were already seven Standing Counsels, then why those pending cases were not distributed among those Standing Counsels ?

جناب چیئرمین : جی جناب منسٹر صاحب آپ کو یہ پتہ ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب اس وقت وہ لسٹ تو میرے پاس موجود نہیں ہے At the time of the appointment this very gentleman as a Standing Counsel... اگر وہ مانگیں تو وہ لسٹ تو میں ان کو دے دوں گا۔

جناب چیئرمین : پینڈنگ کیسز کی لسٹ ان کو دے دیں۔ اگلا سوال نمبر ۶ فصیح اقبال صاحب۔

6. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the CDA has earmarked a plot for graveyard in Model Town Humak, Islamabad, if so, its area ; and

(b) whether the site has been fenced, if not, its reasons ?

Ch. Amir Hussain : (a) Yes. CDA has planned three sites for grave-yard in Model Town Humak. The total area of three grave-yards is 17.500 Sq. yards (3.6 acres).

(b) No. Normally grave-yards are not fenced unless there is a threat of encroachment or of desecration. As the grave-yards at Humak are bounded by permanent features such as roads and nullahs and their boundaries are well defined they do not need any fencing.

جناب چیئرمین : فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب کیا وزیر صاحب بتلائیں گے کہ وہاں جو ہمک میں قبرستان ہے وہ بالکل flat زمین پہ ہے اور وہاں سارے دن مویشی وغیرہ پھر رہے ہیں۔ کیا سی ڈی اے نے کوئی پلان بنایا ہے کہ اس کی چاردیواری بنائیں۔ کیونکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ قبرستان وغیرہ پہ سول اتھارٹی کوئی توجہ نہیں دیتی اور بالکل وہاں بے حرمتی ہوتی ہے اور جتنے اڈے وغیرہ بنتے ہیں، شکایت بھی قبرستانوں سے آتی ہے وزیر موصوف چاہئیں گے کہ ایک ماڈل ویلج کے بنانے کے بعد قبرستان پر انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

چوہدری امیر حسین : گزارش یہ ہے کہ قبرستان کا واقعی احترام بھی ہونا چاہیئے۔ اس وقت اس کے ارد گرد سڑکیں بھی ہیں اور قدرتی اس باؤنڈری میں نالے وغیرہ بھی ہیں۔ لیکن اگر اس کے residents محسوس کرتے ہیں تو ہم اس کو consider کریں گے۔

جناب چیئرمین : کوئی اور سوال نہیں ہے۔ سوال نمبر ۸۔

8. ***Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that some CDA employees are running shops in the quarters allotted to them in CDA colony, I-1o, Islamabad ; if so,the action taken by the C.D.A. against them ?

Ch. Amir Hussain: CDA employees themselves are not running the shops. Notices of non conforming use are being served to the allottees/owners.

جناب چیئرمین : راجہ محمد افضل صاحب۔

راجہ محمد افضل خان : اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے جواب دیا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ "CDA employees themselves are not running the shops. Notices of non-conforming use are being served to the allottees/owners."

جناب والا! میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر وہ allottees دکانیں نہیں چلا رہے تو دکانیں تو وہاں چل رہی ہیں۔ دوسرا یہ ہو گا کہ آیا یہ residential area ہے یا کمرشل ایریا ہے۔ جبکہ دکانیں چلائی گئی ہیں اور دکانیں ، جیسا کہ میں نے سوال کیا تھا کہ unlawful طور پر وہاں پر چل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین : منسٹر فار پارلیمنٹری افیئرز۔

چوہدری امیر حسین : جناب ان کی بات اس حد تک درست ہے کہ total 288 houses ہیں اور ان میں سے ۲۰ تقریباً یا تو rent out کئے گئے یا commercially

انہوں نے اسے استعمال کرنے کے لئے کسی آدمی کو دے دیا۔ تو یہ جو بیس houses ہیں جو کہ residential area اور ان کو illegally use کیا جا رہا ہے تو ان کو اس بارے میں نوٹس serve کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی ۔ next question نمبر ۹ راجہ محمد افضل خان صاحب۔

9. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to Senate Starred Question No. 164 replied on 7th July, 1992 and state the steps taken by the Government to control the leakage of the Parliament House, Islamabad ?

Ch. Amir Hussain : As stated earlier in reply to Senate Starred Question No. 164, the leakage occurred through the expansion joints in the building. The expansion joints are provided to cater for the expansion and contraction of the building due to weather effects. Movement in the joints caused by the weather effects needs periodical repairs and is a continuous process. After the leakage, necessary repairs have been carried out by the Maintenance Division of CDA. However, since the material used in the expansion joints is about nine years old, its replacement is being examined for which experts in the field of water proofing have been contacted. Based on the expert's advice a proper scheme will be framed, and work executed.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

راجہ محمد افضل خان : جناب مجھے جو جواب ملا ہے اس سے یہ لگتا ہے کہ۔ یہ کہا گیا ہے کہ بڑا huge structure ہے۔ اور اس کے لئے پانی کے ٹپکنے کو روکنے کے لئے اکثر پروگرام اور estimates بنانے پڑیں گے۔ یہ جو ہماری پارلیمنٹ کی بلڈنگ ہے اس کے لئے میں نے سوال کیا۔ میں نے پہلے بھی ایک سوال کیا تھا۔ تو کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ آیا اس کا کوئی permanent solution بھی ہو سکتا ہے کہ پانی نہ ٹپکے۔

چوہدری امیر حسین : جناب یہ maintenance اور repair after three years تقریباً ہوتی ہے۔ اس کو چونکہ تقریباً آٹھ نو سال ہو گئے ہیں۔ تو ہر تین چار سال کے بعد اس کی repair ہوتی ہے اور پانی نہیں ٹپکے گا۔ کہیں joint ہوتا ہے وہ expand ہو جاتا ہے کچھ تو repair ہوتی رہی ہے۔

جناب چیئرمین : پانی کا ٹپکنا پارلیمنٹ ہاؤس میں بند نہیں ہوا تو آپ وہاں سے کیا بند کروائیں گے۔

چوہدری امیر حسین : یہ سوال پارلیمنٹ ہاؤس کا ہی ہے۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا! میں نے یہ عرض نہیں کیا تھا کہ یہ annual maintenance اور یہ repairing کی جو بات کر رہے ہیں۔ تین سال کے بعد ہوتی ہے یہ تو annual ہوتی ہے۔ اس پر مجھے اعتراض نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو seepage permanent ہے، پانی جو permanent ٹپک رہا ہے اس کے لئے یہ کیا کر رہے ہیں کہ اس کا کوئی permanent arrangement کر رہے ہیں یا یہ بھی annually ہوتا رہے گا۔

جناب چیئرمین : یہ عجیب جواب ہے کہ since the material is used is nine years old یعنی یہ کوئی بات ہے کہ نو سال پرانا ہے اس لئے ٹپک رہا ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب جواب میں لکھا ہے۔ فاضل ممبر نے جو بات پوچھنا چاہی ہے اس میں ہے کہ experts in the field of waterproofing have been contacted, based on the experts advice of proper scheme will be framed and work attributed. یعنی وہ انہوں نے فرمایا۔ اس کے مطابق پہلے ان کو contact کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین : آگے کیا ہے پڑھ لیں جی۔

چوہدری امیر حسین : آگے کچھ بھی نہیں۔

جناب چیئرمین : جی جناب فضل آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : شکریہ جناب۔ سر یہ سوال چونکہ بہت ٹیکنیکل ہے اور سی ڈی اے نے یہ کوشش کی ہے کہ ایوان کو بالکل ہی غلط track ڈالا جائے۔ یہ annual

maintenance جو تین سال کے بعد due ہوتی ہے وہ repairs ہوتی ہے رنگ روغن اور polishes کی اور لکڑی کے کام وغیرہ کی۔ اسکا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ آپ اور یجنل جو فٹنگز ہیں۔ ابھی میں آپ کو لے جا سکتا ہوں around the parliament کل بھی میں نے ایک دو جائنٹ سیکرٹریز سے بات کی۔

جناب چیئرمین : اب یہ کہتے ہیں کہ نو سال ہو گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ لاہور فورٹ نہیں ٹپک رہا ہو گا۔ اس کو کتنے سال ہو گئے ہیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : یہ seepage اس لئے ہو رہی ہے کہ باتھ رومز اور sewerage کی جو leakage ہے ان کے ساری defective ہیں ساری لیک ہے۔ آپ کے دفتر کے نیچے بھی اور سینٹ کی ساری گیلیریز کے سامنے اگر آپ دیکھیں۔ کل بھی میں نے ایک دو جائنٹ سیکرٹریز کو کہا تھا کہ سی ڈی اے والوں کو بلائیں۔ اور لیکیج بند کروائیں۔ اور یہ پائپ کی لیکیج ہے یہ ساری بلڈنگ کو تباہ کر کے رکھے گی۔ اس لئے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ نو سال میٹیریل کو ہو گئے۔ وہ صرف roof ceiling جو ہے وہاں سے اگر لیکیج ہو وہ material defective ہو۔ وہ بھی ان کا سٹینڈ غلط ہے۔ اگر ایک دفعہ آپ waterproofing کر دیں تو expansion of joints جو انہوں نے weather کا سہارا لے کر بات کی ہے۔ یہ انہوں نے ہاؤس کو mislead کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ بات یہ ہے کہ یہ بلڈنگ defective اس لحاظ سے بنی ہے کہ لیکیج اس میں ہے اور باتھ رومز کی اور سیوریج لائن اور ان کی ساری پائپ لیک ہیں۔ اور ان کو باقاعدہ اس پر غور کرنا چاہئیے یہ بات کہنا اور ایوان کو اس طرح ٹرخا دینا کہ یہ ہو گیا وہ ہو گیا it is purely a technical question ہے اور انہوں نے اپنی زبان میں جواب دینے کی کوشش کی کہ ہاؤس کو mislead کرے تو اس کا سیریس نوٹس لینا چاہئیے۔ میرے خیال میں اس question کو سی ڈی اے کے اس بلڈنگ کے اور اس کارکردگی کو سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھجوایا جائے اور باقاعدہ اس کی inspection ہو کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب جواب تو ٹھیک ہی دیا گیا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید اتنی technicalities میں نہیں جانتا ہوں تو جو seepage کا معاملہ ہے کہ پانی وہاں سے ٹپکتا ہے تو وہ جو experts ہیں اس بارے میں ان کو contact کیا جا رہا ہے تو وہ موقع تو دینا چاہئیے کہ وہ contact کرکے اگر یہ remove ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے otherwise کمیٹی با اختیار ہے۔

جناب چیئرمین : یہ experts آئیں تو فضل آغا صاحب کو بھی بلالیں تا کہ ان کے تجربے سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : جناب بات یہ ہے کہ سی ڈی اے کی اتنی huge establishment ہے ۔ اور اس میں سارے انجینئرز بیٹھے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ experts آسمان سے آئیں گے یا زمین کھود کر نکالیں گے یہ خود experts ہیں اور ایوان میں بھی experts بیٹھے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : بہر حال ان کو بھی شامل کریں۔

نیکسٹ کوئسچن نمبر ۱۰ راجہ محمد افضل خان صاحب۔

10. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Commerce be pleased to state the names of foreign companies/ countries who have agreed to import cigarettes, spices and vegetables etc. from Pakistan during the current financial year indicating also the amount of foreign exchange expected to be earned through the said export ?

Malik Muhammad Naeem Khan : The commodities are exportable freely by any registered exporter. The Government has not entered into any agreement with foreign companies/countries for export of these items.

(2) Major buyers of cigarettes are Dubai, Jordan, Hong Kong and Saudi Arabia and for vegetables Dubai, France Switzerland and Sweden. For spices Bangladesh, Dubai, Saudi Arabia and USA.

(3) The quantity and value of exports during 1991-92 and July-August 1992 is as under : —

(Value in $ Million)

	Items	1992-93 Value	1992-93 Quantity
(i)	Cigarettes	3.9	772.17 (Million Nos)
(ii)	Vegetables	8.3	21,314 tonnes
(iii)	Spices	25.0	24,139 tonnes
		July -August 1992.	
(i)	Cigarettes	0.46	84 Million Nos
(ii)	Vegetables	1.7	1,027 tonnes
(iii)	Spices	2.6	2,205 tonnes

Raja Muhammad Afzal Khan : No supplementary Sir.

جناب چیئرمین : جی فرمائیں مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب یہاں جواب میں کہا گیا ہے کہ commodities are exportable freely by any registered exporter. The Government has not entered into any agreement with foreign companies/countries for export of these items.

سوال میرا یہ ہے جناب والا ! کہ گورنمنٹ نے کیوں اپنی vegetable spices کو ان کے لئے foreign agreement نہیں کیا۔ کیا وجوہات ہیں ؟

جناب چیئرمین : کون جواب دے گا اس کا ؟

ملک محمد نعیم خان : جناب میں۔

جناب چیئرمین: جی آپ فرمائیے۔

ملک محمد نعیم خان: جناب اس میں شاید کوئی clarity نہیں ہے ٹریڈ بالکل فری کردی گئی ہے۔ اور جتنا پرائیویٹ سیکٹر ہے اسے اجازت ہے کہ وہ کھلی ٹریڈ کر سکے۔ گورنمنٹ ٹریڈنگ نہیں کر رہی۔ گورنمنٹ پہلے امپورٹ کر رہی تھی۔ ایکسپورٹ تو کبھی بھی نہیں کر رہی تھی۔ گورنمنٹ صرف encourage کرتی ہے۔ اور مارکیٹنگ کے لئے فنڈز مہیا کرتی ہے۔ Delegations بھیجتی ہے۔ Export Promotion Bureau کے through مارکیٹ، میکنزم میں improve کرتی ہے۔ لیکن کام ہمیشہ پرائیویٹ ٹریڈرز ہی کر رہے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: تھینک یو جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان: میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ commodities کے ہماری جو wild birds ہیں کیا وہ بھی freely exportable ہیں یا ان کے متعلق کوئی ایگریمنٹ ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر فار کامرس۔ wild birds میں کیا شامل کریں گے آپ؟

ڈاکٹر محمد ریحان: میرا مطلب ہے کہ وہ بتائیں کہ کیا وہ بھی ایسے ہی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Wild birds میں کون کون سے birds آتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: وہ خود سمجھتے ہیں کافی birds ادھر سے پاکستان سے۔

(مداخلت)

ملک محمد نعیم خان: Sir agricultural commodities wild life پر ممانعت ہے۔ اور کچھ agricultural commodities کھلی ہیں جس طرح fruits and vegetables flowers کھلے ہیں۔ essential commodities پر کچھ regulatories duties ہیں جس طرح chilly اور onions تاکہ یہاں قیمتیں ڈسٹرب نہ ہوں۔ اور wild life protection کے تحت سخت ممانعت ہے کہ کسی قسم کی wild life movement پر چند چیزیں خاص طور پر اگر ضروری ہوں اور for pharmaceutical reasons یا others ان کی اجازت دی جاتی ہے باقیوں پر پابندی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : آئین کے ترمیمی بل کے پیلج کا جو مسئلہ ہے وہ اور مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین : وہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اب وہ چاہ رہے ہیں کہ اس کو withdraw کیا جائے۔

(The Motion was carried)

The Constitution (Eleventh Amendment) bill is allowed to be withdrawn. Nex item on the Agenda is No. 4.

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر' جناب والا! میں آپ کی وساطت سے ایک پرسنل ایکسپلینیشن کرنا چاہ رہا ہوں آج کے ایک سے زیادہ قومی اخبارات میں ایک خبر چھپی ہے چونکہ وہ اس ہاؤس اور اس کی کارروائی سے متعلق ہے اس لئے میں یہاں اس کی وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں اس میں یہ کہا گیا ہے سینٹ میں مسلم لیگ کے پارلیمانی گروپ کی تشکیل کی تیاریاں مکمل کرلی گئیں پارلیمانی گروپ نے مطالبہ کیا ہے کہ سینٹ میں اپوزیشن کا سب بڑا گروپ ہونے کی وجہ سے ان کے گروپ سے قائد حزب اختلاف لیا جائے اور قائد حزب اختلاف کا دفتر انہیں دیا جائے۔ جناب چیئرمین اگرچہ ہم نے اس بات کا اصولی فیصلہ کرلیا ہے کہ آئی جے آئی کے وفاتِ حسرت آباد کے بعد ہم اپنے لئے الگ سیٹوں کی آپ سے درخواست کریں اس کا ہم نے اصولاً فیصلہ کرلیا ہے۔ اور ہم حزب اختلاف کے ساتھ جاکر بیٹھیں' مگر ہم نے نہ یہ بات کہی ہے کہ چونکہ ہم سب سے بڑا گروپ ہیں اس لئے اپوزیشن لیڈر کا دفتر ہمیں دے دیا جائے نہ ہی قائد حزب اختلاف بننے کے لئے وہاں جارہے ہیں نہ کسی دفتر کے حصول کے لئے وہاں جارہے ہیں اور نہ ہی ہم حزب اختلاف میں مزید اختلاف پیدا کرنے کے لئے وہاں جارہے ہیں۔ ہم ایک وسیع تر بنیاد پر اور صحیح بنیاد پر ایک اپوزیشن بنائیں گے اور انشاءاللہ کوشش کریں گے کہ ہم ایک مشترکہ اور متفقہ اپوزیشن لیڈر بنائیں۔ ابھی ہم نے ایسا کوئی ایسا مطالبہ نہیں کیا ہے اور نہ ہی کریں

گے۔ ہم مفاہمت کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ چلیں گے۔ ہاں۔ ہم الگ سیٹوں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس میں ہمارے کچھ ممبران موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ کام delay ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین : اگلی item ہے۔۔۔۔جی محمد علی خان صاحب'

Mr. Muhammad Ali Khan : As far as Islami Jamhuri Ittehad is concern it is very much alive and whoever say it is dead they are living in fools paradise.

Any one leaving the Muslim League will have to face the consequences.

جناب چیئرمین : شکریہ۔

چوہدری عبدالغفور : جناب چیئرمین' اس پر میں بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ جو ہمارے اصحاب اسلامی جمہوری اتحاد کے ٹکٹ پر elect ہو کر آئے ہیں' ان کو کسی آئینی' Constitutionally legally under any footing. کوئی اختیار یا کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ علیحدہ سیٹوں کا مطالبہ کریں۔ صرف یہی طریقہ ہے کہ وہ resign کریں اور الیکشن لڑ کر دوبارہ آجائیں پھر بڑی خوشی سے علیحدہ سیٹیں مانگیں ورنہ یہ ہو گا کہ یہ اقدام violate کرے گا Floor Crosing کے قانون کو' اس میں دیگر بھی کئی ایک چیزیں ہوں گی۔ میں اپنے فاضل دوستوں سے مودبانہ گزارش کروں گا کہ ان ساری باتوں کو سوچ لیں کہ وہ اسلامی جمہوری اتحاد کے نامزد elected member ہونے کی حیثیت سے نہ تو اپوزیشن کے ساتھ مل کر بیٹھ سکتے ہیں اور نہ ہی علیحدہ سیٹوں کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ چونکہ ابھی تک اسلامی جمہوری اتحاد معرض وجود میں ہے' وہ موجود ہے' اس کی حکومت ہے' اس کی میجارٹی پارٹی کی حکومت ہے۔ اس لئے ان کا یہ stand قطعی طور پر غلط ہے اور اگر اس چیز کا مطالبہ بھی کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ they ar within their right to claim separate seats.

جناب چیئرمین : بہر حال جب یہ مسئلہ سامنے آئے گا تو پھر دیکھی جائے گی۔ جی گچکی صاحب'

(مداخلت)

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا' یہ تو ان کو چاہیئے تھا کہ اس دن سوچتے کہ جس دن انہوں نے تاریخ کا دوسرا بڑا hourse trading start کیا اور سندھ کے لوگوں کو زبردستی فلور کراسنگ پر مجبور کیا گیا۔ اور یہاں پر بھی یہی قظہ ہوا جب جماعت اسلامی نے آئی جے آئی کو خیر باد کہا اور اپوزیشن میں آئے تو یہ لوگ یہی کہتے رہے یہی argument کرتے رہے۔

پھر جناب والا' دوسری بات یہ ہے کہ اگر ان کو اتنا خیال ہے کہ وہ جو defection clause کے بارے میں صدر صاحب کا ایک آرڈیننس تھا۔

جناب چیئرمین : جب یہ مسئلہ سامنے آئے گا تو پھر اس کو دیکھ لیں گے ابھی اس پر بحث کا کیا فائدہ ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب' بات یہ ہے کہ جو یہ کہہ رہے ہیں consequences بھی دیکھ لیں۔ جناب ہمارے لوگوں کو بھی یہ وزارتوں کا لارا لپادے کر اٹھا کر لے گئے ہیں۔ لیکن جب ان کے اوپر بات آتی ہے تو پھر چیخ پڑتے ہیں کہ یہ لوگ کیوں ادھر آرہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ آئی جے آئی component ہے آٹھ نو پارٹیوں کا۔ مجھے یہ بتادیں کہ اب ان کے پاس کتنے پولیٹکل پارٹیز ہیں' practically آئی جے آئی جو ہے وہ ختم ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین : بہر حال جب یہ مسئلہ سامنے آئے گا تو اسے دیکھ لیں گے ابھی اسی پر کیا بحث کرنی ہے؟

جناب محمد طارق چوہدری : Point of order

جناب چیئرمین : طارق چوہدری صاحب' اب point of order۔

جناب محمد طارق چوہدری : consequences جو ہیں۔ وہ ہم نے سوچے ہوئے ہیں

وہ ہیں ہی نہیں ان کو بھی بھگتنے پڑیں گے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین : بہر حال ابھی تو یہ مسئلہ آیا نہیں جب سامنے آئے گا تو دیکھ لیں گے ' جناب لالیکا صاحب ' آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا ' میں عرض کرتا ہوں کہ agenda کے item نمبر چار کی بجائے ایجنڈا کا آئٹم نمبر ۱۶ لیا جائے Rule 236 کے تحت ' یہ ایک Resolution ہے اس پر کسی کو اختلاف رائے بھی نہیں ہے اور بہت جلدی وہ پاس ہو جائے گا اس لئے Rules کو Suspend فرما کر item No. 16 کو لے لیا جائے۔

No. 16, it is regarding.

The House recommends that the government may revise the pay and allowances of the members of parliament forthwith.

Syed Abdullah Shah : Sir, I am on a point of order.

Mr. Chairman : Point of order by Syed Abdullah Shah.

Syed Abdullah Shah : Sir, on the last Private Members Day I had also made a motion that the rules may be relaxed so that I may move my resolution but because there was no time I couldn't move.

جناب چیئرمین : اس میں ایک اور دقت ہے کہ یہ جو آپ کا ریزولیوشن ہے۔ اگر اس کو موشن میں convert کر دیں۔

سید عبداللہ شاہ : آپ نے جو دقت بتائی ہے مجھے اس کا علم ہے۔

جناب چیئرمین : اگر اس کو موشن میں convert کر دیں۔

Syed Abdullah Shah : Sir, you can check up the record.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔

Syed Abdullah Shah : Sir, you can convert even now in the house.

Mr. Chairman : I will if you allow me.

Syed Abdullah Shah : Of course you can convert it into a motion.

Mr. Chairman : So we will take it as a motion?

Syed Abdullah Shah : Please, it may be taken today, Sir.

Mr. Chairman : O.K. so we will put it in the form. This House may discuss the situation in the اس کو ایسے کر دیتے ہیں۔ Sindh province as a result of the unpracendented and devastating floods and rain in that province.' ٹھیک ہے جی'

سید عبداللہ شاہ : ٹھیک ہے۔ So we will take it up as a motion under rule 194. پھر اس کو take up کر لیتے ہیں۔ پچھلی دفعہ وہ فیصلہ ہو چکا تھا۔

سید عبداللہ شاہ : جی'

Mr. Chairmaan : Before you start there is a message we have received from the National Assembly which I will read before the House.

In pursuance of rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1992, have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Indus River System Authority Bill 1992 on the 20th of August 1992.

Syed Iqbal Haider : Point of order, Sir.

Mr. Chairman : Iqbal Haider Sahib on a point of order.

Syed Iqbal Haider : I wish to draw your attention to a very serious incident that hundreds of Pakistanis are standed in Tashkent. Sir, all the flights and all connections for bringing the Pakistanis back to Pakistan have been discontinued. Sir, since it

is a matter of utmost importance to the stranded Pakistanis abroad I am seeking your permission that government may take immediate especial steps or may arrange especial flights for bringing those stranded Pakistanis.

Mr. Chairman : No, why are they stranded?

Syed Iqbal Haider : Sir, because PIA flights from Pakistan to Tashkent have been discontinued.

Mr. Chairman : Why?

Syed Iqbal Haider : Because of the war exaitation in Afghanistan, sir.

Mr. Chairman : So how does they arrange especial flights?

(مداخلت)

جناب چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا لیکن مجھے یقین ہے وہ اسے کنسیڈر کریں گے۔

Syed Iqbal Haider : There can be, because it is a long route, if they go *via* Iran and Turkey then that can be but the regular flights have been discontinued completely. If the government may take some action about it and make some statement I will appreciate.

Mr. Chairman : This is no point of order but in any case the government must have taken notice of your statement. Yes Abdullah Shah Sahib.

Mian Alam Ali Laleka : Mr. Chairman what has become of my motion for the suspension of rules?

جناب چیئرمین : اس کا پہلے فیصلہ ہو چکا ہوا ہے اس کو ترجیحی طور پر لیا جائے گا۔ اس پر پھر بات کریں گے۔

سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال :اسلام آباد میں سندھ گریجوایٹ ایسوسی ایشن نے ایک بڑا اچھا کام کیا کہ انہوں نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے کیمپ لگایا تاکہ جو لوگ اسے دیکھیں وہ اپنے عطیات دیں کیونکہ یہ دارالخلافہ ہے۔ میں بھی وہاں پر سوں گیا تھا' اپنی طرف سے جو بھی ہو سکتا تھا وہ میں نے دیا تھا۔

جناب چیئرمین : اپنی تقریر کے دوران آپ یہ بات بھی کہہ دیں۔

سید فصیح اقبال : میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے' لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔ یہاں وزیر داخلہ صاحب نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : جو بھی آپ سندھ situation پر کہنا چاہ رہے ہیں وہ اپنی تقریر کے دوران کہہ لیں۔

سید فصیح اقبال : جناب سندھ situation پر آج بحث نہیں ہو گی بلکہ سیلاب کی صورت حال پر بحث ہے۔ تو اس سلسلے میں یہ بات بھی نوٹ کی جائے۔

DISCUSSION ON FLOODS IN SINDH UNDER RULE 194

سید عبداللہ شاہ : شکریہ سر میرا جو اصل مقصد تھا وہ یہ نہیں ہے کہ ہم سب یہاں تقاریر یا بحث کریں کیونکہ یہ انسانی مسئلہ ہے اور جتنا نقصان ہمارے صوبہ سندھ میں ان بارشوں سے ہوا ہے وہ کم از کم میری یادداشت میں اس سے پہلے نہیں ہوا۔ ہاں البتہ 43-1942ء میں ضرور ہوا تھا۔ سوائے ایک ضلع جیکب آباد کے باقی تمام اضلاع حیدر آباد' نوابشاہ ہر جگہ اتنا نقصان ہوا ہے جس کا اندازہ کرنا تقریباً ناممکن ہے اور اسلئے میں نے یہ گزارش کی تھی لیکن رولز ہمارے آڑے آجاتے ہیں لیکن اب ایک اور مثال ہے جب یہاں ایک ریزولوشن آیا تھا کہ مرکزی حکومت صوبوں کو لکھے کہ سینیٹرز اور پارلیمنٹ کے ممبرز کو

یہ اجازت ہو کہ وہ Jail visit کر سکیں۔ تو میں اس طرح ہاؤس سے درخواست کروں گا کہ کم سے کم مرکزی سرکار سندھ گورنمنٹ کو لکھے کہ پورے صوبے کو calamity hit area declare کرے۔ دوسری بات میں یہ عرض کرونگا کہ نقصان جتنا ہوا ہے اس کی تلافی کرنا' اس کو Compensate کرنا صوبے کی حکومت کی بس کی بات نہیں' یہ مرکز کے بس کی بات ہے۔ تو یہ میں تجویز دوں گا کہ نقصانات کا تخمینہ لگا کر اگر باہر کی امدادی ایجنسیز جیسے یہاں ہے یا اور جیسے جاپان گورنمنٹ نے تھوڑا بہت donations سندھ کے متاثرین کے لئے بھیجا تھا تو یہاں وزیر خزانہ صاحب بھی بیٹھے ہیں he should know his job much better کہ کہیں سے بھی کچھ نہ کچھ رقم لائیں اور یہ جو فصلوں کا نقصان ہوا ہے آپ یقین کریں کہ کپاس' پیڈی گنا اور ساری خریف کی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ غریب لوگوں کے کچے مکانات وہ بھی بھسم ہو گئے۔ کئی لوگوں کی جانیں چلی گئی ہیں۔ اب تو اور سندھ کے لئے مسئلہ بڑھنا ہے کیونکہ پنجاب میں اور بلوچستان میں بارشیں اب شروع ہوئی ہیں۔ اور ان سب کا نکاس سندھ کے through ہوتا ہے۔ تو مجھے ڈر ہے کیونکہ جب پہلے 76ء میں جو flood آیا تھا وہ بھی ستمبر میں آیا تھا تو یہ جو پانی پہلے ہی ہمارے صوبے میں بھرا ہوا ہے منچر جھیل ہے مقررہ لیول سے اوپر اس میں پانی ہے دریا بھی پورا بھرا ہوا ہے سارا ایریا پانی کے نیچے ہے تو اب اوپر سے جو اور پانی جائے گا تو پتہ نہیں وہاں کیا ہونا ہے۔ اس کے بعد کھڑے پانی میں مچھر' بیماریوں کا پھیلاؤ بھی شروع ہو گیا ہے۔ وہ سندھ میں ابھی تک جہاں تک میرا علم ہے ابھی تک حکومت نے کسی قسم کا امدادی کام صحیح طریقے سے شروع نہیں کیا ہے۔ کہ کم سے کم ان بیماریوں کی روک تھام کی جائے۔ ایک ذرائع آمدورفت منقطع ہو گئے ہیں راستے' سڑکیں اور پل وغیرہ ٹوٹ گئے ہیں یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔ تو یہ ساری باتیں آپ کے توسط سے اس ہاؤس میں رکھتا ہوں اور آخر میں یہی گزارش کروں گا کہ حکومت پاکستان یہ سندھ گورنمنٹ کو تجویز کرے کہ پورے صوبے کو آفت زدہ علاقہ قرار دے اور حکومت پاکستان باہر کے اداروں کو اپیل کرے کہ اس وقت اس صوبے میں اتنی حالت

The number of vehicles identified is 13 valuing Rs. 9,28,787.00.

(b) The accused were arrested and investigation was initiated. The necessary evidence is being collected against the accused and a challan in the court is expected to be filed shortly.

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۶ ۔

16. ***Syed Iqbal Haider** : Will the Minister Incharge of the President's Secretariat be pleased to state :

(a) the total expenditure incurred during the financial years 1989-90, 1990-91 and 1991-92 on the salaries, allowances and benefits including discretionary funds of the President ; and

(b) the expenditure incurred during the same period on the salaries, allowances and benefits of the stafff working in the President House and President Secretariat and on the upkeep and maintenance of the President House and his Secretariat ?

Ch. Amir Hussain : The total expenditure on salaries, allowances and benefits including discretionary funds of the President for the years 1989-90, 1990-91 and 1991-92 is given below :—

(a) Expenditure	1989-90	1990-91	1991-92
Salary of the President	Rs. 100,00	99,999	100,000
Sumptuary Allowance	Rs. 399,996	409,996	408,741
Discretionary Grant	Rs. 762,300	800,000	799,470
Total :	Rs. 1,262,296	1,309,995	1,308,211

(b) Expenditure	1989-90	1990-91	1991-92
Salary of Officer and Staff	Rs. 11,011,917	10,730,852	15,803,265
Regular Allowances	Rs. 06,205,059	08,013,130	09,629,535
Other Allowances	Rs. 00,764,651	00,893,850	01,519,456
Total :	Rs. 17,981,627	19,637,832	26,952,256

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال نمبر ۱۷۔

17. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of peers, Mashaikhs, Religious Leaders, Scholars, Pesh Imams of Mosques and Office bearers of religious Organisations registered as Wealth-Tax Assessee in each province and the amount of Wealth-Tax, if any, being recovered from them in each province ?

Mr. Sartaj Aziz : The number of Pirs, Mashaikhs Religious leaders Scholars, Pesh Imam of Mosques and Office bearers of religious organisations province-wise and the Wealth-Tax paid by them are as under :—

Province	Number	Amount of Wealth-Tax Paid
N.W.F.P	1	Rs. 3700
Punjab	5	Rs. 1,17,806

Province	Number	Amount of Wealth-Tax Paid
Sindh	2	(Assessment are in process)
Balochistan	Nil	Nil
Islamabad Capital Territory	116	Rs. 2,91,885

Note.—The amount of annual tax paid is for different years between 1989-90 and 1991-92.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال۔

18. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Economic Affairs be pleased to state :

(a) the number of houses constructed out of Zakat Funds in each Province, indicating also the number of such houses allotted and actually occupied by the observing persons in each province ; and

(b) the number of such houses still lying vacant with reasons?

Mr. Sartaj Aziz : (a) Number of houses :

	Constructed	Allotted	Occupied
Punjab	13900	11817	11097
Sindh	7881	6371	6371
NWFP	348	348	348
Balochistan	1033	238	238
I.C.T.	117	116	40
Total :	23,279	18,890	18,094

(b) Number of houses still lying vacant :

Punjab	2803
Sind	1510
NWFP	—
Balochistan	795
I.C.T.	77
Total :	5,185

REASONS FOR NON OCCUPATION

(i) On account of availability of state land, some of the houses have been constructed at sites far away from residential localities. Consequently the selected mustahequeen are reluctant to shift to these houses.

(ii) The mustahequeen are not occupying the houses due to lack of civic aminities and in-security.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال نمبر ۱۹ ۔

19. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the total number of sanctioned posts of income tax officers ;

(b) total number of I.T.Os working against these posts, indicating also the number of I.T.Os appointed by promotion ;

(c) the time by which the eligible inspectors will be promoted as I.T.Os against vacant posts ; and

(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to grant B-17 to promoted I.T.Os., if not, its reasons ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) 408.

(b) 350 ITOs are presently working out of which 81 were appointed by promotion from B-16.

(c) The Inspectors are not eligible for promotion as ITOs. But are promoted as A.I.T.Os.

(d) The promoted I.T.Os. are already enjoying B-17. Inspectors are promoted as AITOs (B-16) and then 25% out of the total cadre strength are promoted to B-17.

Mr. Chairman : Any supplementary ?

Dr. Muhammad Rehan : Sir, I would like to ask the honourable Minister that what is the justification of maintaining of grade 16 for Income Tax Officers who get promoted from the post of Inspectors while those who are recruited from CSS they are directly given grade 17 ?

Mr. Chairman : Minister for Economic Affairs.

Sardar Aseff Ahmed Ali : They get posted in the grade of Assistant Income Tax Officers in grade 16 and not as Income Tax Officers.

Dr. Muhammad Rehan : What is the justification of maintaining of grade 16 being for those Income Tax Officers when in other parallel departments the post of grade 16 has been abolished to the lower rank *i.e.*,ETOS, DSPS, Headmasters, SDOs in provincial departments, when that has been abolished in those cases so why it has been maintained in the case of those Income Tax Officers who get promoted from the post of Inspectors ?

Sardar Aseff Ahmad Ali : Sir, I think this calls for a new question because this will be dealt by the Establishment Division.

Dr. Muhammad Rehan : What is the departmental promotion quota of those who get promoted from Inspectors to Income Tax Officers, what is the quota ?

Sardar Aseff Ahmad Ali : Quota is Sir, twenty five per cent (25%).

Mr. Chairman : Next question —Shahzad Gul Sahib.

20. ***Mr. Shahzad Gul :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the time by which a Bank will be established in village Dhallah, Adiala Road, Tehsil and District Rawalpindi ?

Mr. Sartaz Aziz : At present there is no proposal for opening a branch by any of the nationalised commercial banks at Village Dhallah, Adiala Road, Tehsil and District Rawalpindi, as the village does not fulfil the criteria for establishing a branch. The nearest bank branch at Chauntra is only 4 k.m. away.

Mr. Chairman : Supplementary question ?

Mr. Shahzad Gul : No supplementary, Sir.

Mr. Chairman : Next is 21—Fasieh Iqbal Sahib.

21. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the number of Industrial Units privatised so far and the total income earned through the said privatisation ; and

(b) the number of Industrial Units with names proposed to be privatised during the year 1992-93 ?

Mr. Sartaz Aziz : (a) Fifty six units have been sold. However, forty seven units have been transferred till 1-11-92. The sale value of these 56 units is Rs. 9737 million.

(b) During the remaining period of 1992-93, 49 more industrial units are targetted for privatisation. The names of these

units are given in the attached statement.

Statement

NO OF UNITS TO BE PRIVATISED DURING 1992-93

Atomobile

1. Bela Engineering Limited.
2. Bolan Castings Limited.
3. Republic Motors Limted.
4. Sindh Engineering Limited

Cement

5. General Refractories Limited.
6. Javedan Cement Limited.
7. National Cement Ltd. (Dandot).
8. Rohri Associated Cement.
9. Thatta Cement.
10. Wah Associated Cement.

Chemicals

11. Ittehad Chemicals Limited.
12. Nowshera PVC Company Ltd.
13. Nowshera Chemicals.
14. Pak Dyes & Chemicals.
15. Swat Ceramics.
16. Swat Elutriation Plant.

Engineering

17. Pakistan Steel Fabrication.
18. Quality Steel Works Limited.

19. Spinning Machinery.
20. Textile Machinery.

Fertilizers

21. Hazara Phosphate Fertilizers Ltd.
22. National Fertilizer Marketing Co. Ltd.
23. Pak-Saudi Fertilizer.
24. Pak-Arab Fertilizer.
25. Pak-American Fertilizer.

Ghee

26. A&B Industries, Multan.
27. A&B Oil Industries, Karachi.
28. Bengal Vegetables Ghee Mills.
29. Crescent Factories, Chichawatni.
30. E&M Oil Mills Ltd., Karachi.
31. Maqbool Company, Karachi.
32. Morafco Industries Ghee & Raw Mills, Faisalabad.
33. Sargroh Vegetables Ghee & Raw Mills, Faisalabad.
34. Universal Vegetable Ghee & Raw Mills, Shikarpur.
35. Punjab Vegetable.
36. Khyber Ghee.

Roti Plants

37. Multan Roads, Lahore.
38. Korangi, Karachi.
39. Ravi Road, Lahore.
40. Gulshan Iqbal, Karachi.

Rice Mills

41. Eminabad Rice Mills (DRML).
42. Skikarpur Rice Mills (PNPCL)

Miscellaneous

43. Dir Forest
44. Harnai Wollen Mills.
45. Larkana Sugar Mills.
46. National Petrocarbon.
47. Quaidabad Woollen Mills.
48. Shahdad Kot Textile.
49. Cotton Ginning Factory.

Mr. Chairman : Any supplementary ?

سید فصیح اقبال : جناب والا ! انہوں نے جو پرائیویٹائزکے لئے لسٹ بھیجی ہے اس میں کچھ ایسی کمپنیاں ہیں جن کے مالکان نے جو بولی دی تھی وہ واپس چلے گئے ہیں وہ یونٹس ، اس میں شامل ہیں ، جیسے بولان کاسٹنگ وہ اب تک نہیں بک سکی ہے اس میں دکھایا ہوا ہے کہ ہو گیا ہے لیکن آج کل جو اشتہارات آرہے ہیں اس میں اس کا نام بھی شامل ہے۔

سردار آصف احمد علی : جی کچھ میں ایسے ہوا ہے۔

Actually out of these lists of companies 4 have been transferred to the ex-owners but in case of some companies there are big bonds and the drafts are not honoured by the banks. So, naturally, the whole process has to be re-done in cases of such companies.

Syed Abbas Shah : Will the Minister be kind enough to tell us as to how much total money has been received by the Government after the sale of 56 units ?

Sardar Aseff Ahmed Ali : Sir, of the 56 units that have

been transferred the total amount is Rs. 3,895.36 million that has actually been recovered.

Mr. Chairman : یعنی تقریباً one-third ہو گیا

You want to say something on this. ! جی جناب سعید قادر صاحب

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : فصیح اقبال صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے وہ میں clarify کرنا چاہتا ہوں بولان کاسٹنگ پرانے owner کے یونٹ نہیں ہیں - حکومت نے جو لگائی تھی وہ بھیجی جا رہی ہے پچھلے دنوں میں اس کی بولی آئی ان کو آفر دی ہے اگر انہوں نے مان لیا تو بک جائے گی -

جناب عالم علی لالیکا : جناب چیئرمین ! جس چیز سے میرا تعلق ہے وہ fertilizer کے یونٹ ہیں پرائیویٹائزیشن کمیشن نے ان صنعتوں کو پرائیویٹائز کرتے وقت کیا اس بات کا خیال رکھا ہے کہ پرائیویٹ اونر اپنی من مانی قیمتیں وصول کریں گے - خاص طور پر کھادوں کے معاملے میں ان پر کیا checks رکھے گئے ہیں - باقی چیزوں سے مجھے سروکار نہیں آٹو موبائل مہنگی ہو سیمنٹ مہنگا ہو کیمیکز مہنگے ہوں لیکن فرٹیلائزر مجھے مہنگا ہوتا نظر آتا ہے اس کے لئے انہوں نے کیا checks and balances رکھے ہوئے ہیں -

سردار آصف احمد علی : سر اس میں حکومت قیمت مقرر کرتی ہے - and we will strict to it. We will not allow the farming community to be exploited by the privatised units in fertilizers, that will not happen and that I assure the honourable member.

Mr. Alam Ali Laleka : So far as they will not allow the Farming Community to be exploited is concerned, what more exploitation will be done to the farming community when the inputs are supplied to the farmers at higher rates than the outputs ? میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان پر کی چیکس رکھے گئے ہیں یہ کہنا کہ ہم ان کو allow نہیں کریں گے ان کے پاس کیا کنٹرول ہو گا کیا leverage ہو گی - وہ پرائیویٹ فرٹیلائزر والے من مانی قیمتیں ، اس کی وصول کریں گے مقرر کریں گے ان کے بعد ان کے پاس کیا lever ہو گا -

Sardar Aseff Ahmed Ali : Sir, that is part of the terms of

transfer of management, it is part of the agreement.

جناب چیئرمین : اس میں لکھا ہوا ہے کہ پرائسز پر کنٹرول ہو گا۔

Sardar Aseff Ahmed Ali : Yes, Sir. In certain commodities this has been clearly indicated.

جناب چیئرمین : کیوں سوزوکیوں کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں سیمنٹ کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔

سردار آصف احمد علی : وہ تو جو گورنمنٹ بڑھاتی ہے اسی کے مطابق بڑھے گی۔ ایک فارمولے کے تحت بڑھ سکتی ہے۔

جناب چیئرمین : طارق چوہدری صاحب کی بات سن لیں پھر آپ پر آتے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ! جب یہ صنعتیں پرائیوٹائز کی جا رہی تھیں تو ہمیں بھی ایک بریفنگ دی گئی تھی جس میں اس بات کی وضاحت تھی کہ نہ تو monoply قائم کرنے دی جائے گی نہ قیمتوں کو غیر ضروری طور پر بڑھنے دیا جائے گا لیکن کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ سیمنٹ کا صرف ایک پارٹی کو ۲۸ فیصد سیمنٹ دے دیا گیا ہے اور اس کے بعد یہ ہوا ہے کہ انہوں نے یکطرفہ طور پر چھ روپے فی بوری بڑھائی تھی اس وقت مارکیٹ میں ۴۰ روپے فی بوری قیمت بڑھ چکی ہے یہ کہتے ہیں کہ ہم allow نہیں کریں گے کیا وہ ان سے باقاعدہ درخواست لکھ کر allow لکھواتے ہیں۔ اس کی وضاحت کریں گے۔

سردار آصف احمد علی : سر اس کے reasons یہ نہیں ہیں۔ ایک کمپنی کے پاس ۲۸ فیصد سیمنٹ trade ہے۔

If you look at the world market there is one group of Shamiths Fullar which control 60% of the world business in cement. That does not necessarily increase the price of cement. The reason of increase in the price of cement is not this. Sir, and I think, the Chairman of the Commission will also be able to elaborate on this.

Mr. Chairman : Saeed Sahib, you want to say something on this.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : مسٹر چیئرمین ! اس ہاؤس میں غلط بیانی کی بھی حد ہوتی ہے ۔ ۲۸ میں سے صرف دو نکالنا ہے صحیح واقعہ یہ ہے کہ ایک پارٹی کے پاس ۸٫۵ ضرور ہے اس ملک میں سات ملین plus کی پروڈکشن ہے جس میں سے ایک پارٹی کے پاس ۸٫۵ کی پروڈکشن ہے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ۲۸ ہے تو میں اس کا کیا جواب دے سکتا ہوں ۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا ! ان صنعتوں کے بیمار ہونے کی وجہ ہی یہ تھی کہ انکم بہت کم تھی اور اگر ان کو پرائیوٹائز کرنے کے بعد قیمتوں کو بڑھانا مقصود تھا تو گورنمنٹ نے خود کیوں نہ قیمتیں بڑھالیں اور ان کو بیچنے کا کیا فائدہ تھا ۔

Sardar Aseff Ahmed Ali : Sir, I think, this is a statement and not a question.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا ٹٹا وہ کون کونسے یونٹ تھے جو منافع پر چل رہے تھے یا فروخت کیے ۔۔۔

جناب چیئرمین : ہاؤس میں یہ جو موبائل ٹیلی فون ہیں یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ یہاں پر رکھیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : حالات ایسے ہیں ۔

جناب چیئرمین : نہیں حالات کوئی بھی ہوں ۔ میرے خیال میں ہاؤس کا ایک etiquette ہوتا ہے اس کا خیال رکھا جائے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جو یونٹ منافع پر چل رہے تھے وہ یونٹ فروخت ہوئے ہیں ۔

سردار آصف احمد علی : سر اس میں تو بہت زیادہ تفصیل چاہئیے ہو گی بہت سے

یونٹ کا معاملہ ہے اگر سینیٹر صاحب فریش نوٹس دے دیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! یہاں جو sale value of these 56 units is Rs. 9737 million اگر اس کو ہم اپنے حساب میں لائیں تو نو ارب روپے بنتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان یونٹ کی زمین کی قیمت نو ارب بنتی ہو گی۔ جناب والا! کیا یہ ایک قسم کی لوٹ سیل نہیں ہے Public Wealth کی ؟.

Sardar Aseff Ahmed Ali : Sir, I don't understand this question.

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ قیمت بڑی کم ہے۔

Sardar Aseff Ahmed Ali : The value of these units is calculated under a very scientific method through internal audit and external audit, so, two or three evaluations were done and, on the basis of these evaluations a minimum reserve price per share was kept and if you examine the minimum reserve price it is, in most cases, far higher than the face value of the shares. These are the only accepted recognized ways of evaluation of a company stock, Sir. In what way have we violated the recognised and effective methodology ?

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ قیمت صحیح ہے اس کی باقاعدہ evaluation کر کے fix کی گئی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! میں سمجھ گیا کہ ایک ٹmethod ہے ٹیکنیک ہے ابھی کل راجہ افضل صاحب کا ایک سوال تھا کہ راولپنڈی کے نزدیک ایک سڑک کے کنارے ۱۳ لاکھ میں ایک کنال --

جناب چیئرمین : وہ پی ٹی سی کا مسئلہ ہے۔ دیکھیں ناں اس میں فرق یہ ہے وہ کل منسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ bidding ہوئی ہے وہاں bidding نہیں ہوتی یہاں

bidding ہوتی ہے۔ وہ کل والی bidding نہیں تھی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : وہ ایسا ہے تو میرا مطلب ہے کہ technically انہوں نے کیا ہے۔ اس پر بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے پبلک پراپرٹی کو بالکل لوٹ سیل پر دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ کم قیمت لگائی ہے۔ It amounts to a loot-sale.

سردار آصف احمد علی : سر ہمارے پاس کونسا طریقہ ہے کہ ہم ان کی ویلیو لگا سکیں دو تین accepted recognised طریقے ہیں۔

جناب چیئرمین : جو معروف طریقہ ہے وہ follow کیا گیا ہے۔

سردار آصف احمد علی : ایک تو انٹرنل آڈٹ ہو گیا دوسرا ایکسٹرنل آڈٹ ہو گیا کمیشن کی اپنی independent evaluation ہو گئی اس کے بیسز پر ہی ہم کر سکتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : سپلیمنٹری۔

جناب چیئرمین : بس جی پانچ ہو گئے ہیں باقی رہ جائیں گے۔

Next question No. 22.

22. *__Syed Faseih Iqbal__ : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the names and place of domicile of all the Presidents and Directors of NCBs. MDs. and Chairmen of DFIs and Chairman and Members of Pakistan Banking Council ?

Mr. Sartaj Aziz : The names and places of domicile of Presidents and Directors of NCBs are as following :—

(1)	Mr. Fasihuddin Khan, President, H.B.L	Punjab
(2)	Mr. Inam Elahi, President, NBP.	Punjab
(3)	Mr. Muhammad Saeed Butt, President, UBL.	Punjab

(4)	Miss Akram Khatoon, President, F.W.B.L.	Punjab
(5)	Mr. M. Shafi Arshad, SEVP. HBL.	Punjab
(6)	Mr. Aizullah Memon, SEVP, HBL.	Sindh (R)
(7)	Mr. Shujahat Hussain, SEVP, HBL.	Punjab
(8)	Mr. Saeed Ahmed Kazi, SEVP, NBP.	Sindh (R)
(9)	Mr. Yaqoob Verdag, SEVP, NBP.	Balochistan
(10)	Mr. Ikramullah Mir, SEVP, UBL.	Punjab

The names and places of domicile of MDs Chairmen of DFIs are as following :—

(1)	Mr. M. Jalil Khan MD, SBFC.	Punjab
(2)	Mr. Ahadullah Akmal, President/MD, BEL.	Punjab
(3)	Mr. M. Rashid Zahir, Chief Executive, SAPICO.	Punjab
(4)	Mr. Zaheer Ali Shah, MD, RDFC.	Sindh (R)
(5)	Mr. Abdur Rahman, MD, IDBP.	Punjab
(6)	Mr. Mutiur Rehman, Chairman, NDFC.	Sindh (U)
(7)	Mr. Adnan Ahmad Ali, MD, PKIC.	Sindh (U)
(8)	Mr. M.B. Abbasi, MD, ICP.	Sindh (R)

(9)	Syed A. W. Moini, MD, PLHC.	Sindh (U)
(10)	Mr. Salahuddin Qureshi, MD, NIT.	Sindh (U)
(11)	Mr. Nazar Abbas Siddiqui, MD, HBFC.	Sindh (U)
(12)	Mr. Javed Talat, Chairman, ADBP.	Punjab
(13)	Mr. Rana Shabbir Ahmad, MD, FBC.	Punjab

The names and places of domicile of Chairman and Members Pakistan Banking Council are as following :—

(1)	Mr. M. Akram Zaki, Chairman, PBC.	Punjab
(2)	Mr. Tahir Ali Taybi, Member, PBC.	Sindh (U)
(3)	Ch. Sajjad Ali, Member, PBC.	Punjab
(4)	Mr. M. Saleem Malik, Member, PBC.	Punjab
(5)	Mr. Safdar A. Zaidi, Member, PBC.	Punjab

سید فصیح اقبال : جناب والا !میں کہنا تو نہیں چاہتا تھا بڑا sensitive مسئلہ ہے۔پنجاب بھی ہمارا بڑا صوبہ ہے ، بڑا بھائی ہے اور ہمیں اپنے صوبے پنجاب کا بڑا احترام ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ ۴۵ سال میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ جہاں بنکوں کے ہیڈ کوارٹرز ہیں ، ڈی ایف آئی کے دفاتر ہیں ، جیسے کہ کراچی ہے وہاں سے متعلقہ کوئی آدمی موجود نہیں ہے ، بنکنگ سیکٹر میں یا ڈی ایف آئی میں کوئی نہیں ہے ۔ بلوچستان کا صرف ایک ہے اور فرنٹیئر کا اس دفعہ نہ کوئی ڈائریکٹر ہے اور نہ ہی کوئی پریذیڈنٹ ہے۔اس معاملے کی صورت حال کا وزیر صاحب جائزہ لیں ۔

جناب منظور احمد گچکی : جائزہ ہی نہیں بلکہ جواب دیں۔

سید فصیح اقبال : جی ہاں، اس کا جواب دیں میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ ان میں کوئی نہیں ہے۔ ۲۸ ڈائریکٹر اور چیئرمین ہے، جن میں سے ایک بلوچستان کا ہے اور فرنٹئیر کا کوئی آدمی نہیں ہے اور سندھ rural کے چار ہیں---

(مداخلت)

جی، یہ بہت ہی عجیب صورت حال ہے۔

Mr. Chairman : Yes, Minister of State for Economic Affairs.

Sardar Aseff Ahmed Ali : Mr. Chairman, I think the answer is farily clear we have given a list of all the Presidents and the Senior Vice Presidents and they are several from Pubjab, from Sindh and there is one from Balochistan.

جناب چیئرمین : بلوچستان کا ایک ہے۔ فرنٹئیر سے کوئی نہیں ہے۔

Sardar Aseff Ahmed Ali : From Frontier unfortunately there is none as yet but from Frontier, of course, there is a Federal Minister for Finance Sir.

جناب چیئرمین : فاٹا کا بھی نہیں ہے۔

Sardar Aseff Ahmed Ali : But Sir, may I add one thing more here because this issue seems to be agitating the honourable members here.

جناب چیئرمین : ہزارہ کا بھی کوئی نہیں ہے۔

Sardar Aseff Ahmad Ali : The basis of appointment into the Senior Financial Institutions is not on the basis of regional quotas or provincial quotas, it deals with very important financial matters.

Mr. Chairman : That is right because even the Cabinet is not on the basis of quota but still you have people from Frontier and Punjab and Sindh etc.

سردار آصف احمد علی: Sir, on that financial decisions involve ہوتے ہیں جب کہ you don't have an appropriate seniority of the persons.....

Mr. Chairman : However, this is a matter which needs to be looked at more closely, so that if there is any imbalance that should be reactified. Yes, Syed Abbas Shah.

Syed Abbas Shah : Sir, we normally bring the questions into the notice of the Government, Sir, I assure through you the honourable Minister for Economic Affairs that we are suffering in Frontier to an extent.

کہ جی ہمارے Provincial ہیڈ کوارٹرز کے جو ڈائریکٹر ہیں ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ ہمارے کیا پرابلمز ہیں، یعنی دوسرے صوبوں کے کیا پربلمز ہو سکتے ہیں، ہزارہ کے کیا پرابلمز ہو سکتے ہیں۔

and even not in this sector, not an important federal secretary is from frontier, not an important man is in the Prime Minister's Secretariat from Frontier, not even in the Foreign Office an important post has been filled by the Frontier and similar is the case in the other Provinces. So, Sir, these have to be looked out.

سردار آصف احمد علی: میں جناب ایک عرض کر دوں کہ ۱۹۹۰ء

the domicile of the Presidents of the nationalised Commercial Bank is as follows Sir :

— Three Presidents who are from Sindh Sir,
— One from NWPF, and
— Only one from Punjab

Because this has never been a basis of appointment of Presidents

and Senior Vice Presidents in these banks and now that we are privatising, this is not really a relevant issue.

جناب چیئرمین : جی، جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب والا! اگر سر تاج عزیز صاحب ہوتے تو بہتر تھا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ پوسٹ جو ہے یہ سلیکشن پوسٹ ہے، یہ کوئی اپوائنٹ منٹ یا پرموشن کی سیٹ نہیں ہے۔ دیکھیں، آپ نے ایک بہت جونئیر آدمی کو پریذیڈنٹ لگایا ہوا ہے۔ آپ سب جانتے ہیں۔

very junior, there were Senior officers from Sindh, from Frontier and even from Balochistan but he has been given because it is prerogative of the government.

آپ تو ہمیں یہ جواب دیں کہ میں حکومت تک آپ کے یہ جذبات پہنچاؤں گا کہ معیشت کے ایسے اداروں میں تمام صوبوں کی نمائندگی ہونی چاہئیے۔ یہ تمام پاکستان کا مسئلہ ہے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ یہ کوئی اپوائنٹ منٹ ہیں۔ یہ کوئی پرموشن کی بات نہیں ہے یہ سلیکشن کی ہے۔ آپ نے پریذیڈنٹ انہی میں سے لینا ہے not Senior Vice President, Senior Executive Vice President (SEVP) تو ان میں سے ایک بھی فرنٹیئر کا نہیں ہے---

جناب چیئرمین : سوال کیا ہے۔

سید اقبال حیدر : میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کی جو منطق تھی بات تھی، صحیح نہیں ہے کہ چونکہ پریذیڈنٹ اس طرح اپوائنٹ ہوتے ہیں ---میں عرض کرتا ہوں کہ پریذیڈنٹ سلیکشن پوسٹ ہے۔ فنانس منسٹر جس کو چاہیں panel میں سے بنا لیتے ہیں۔ مجھے افسوس یہ ہے کہ سر تاج صاحب نہیں ہیں ورنہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ نئے چیج میں فرنٹیئر، بلوچستان اور سندھ سے، سب کو موقع دیا جائے گا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ سندھ کا کوئی آدمی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : فصیح صاحب، آپ کا سوال کیا ہے۔

سید فصیح اقبال : ۱۹۸۵ء میں ہم نے کہا تھا کہ یہ ہیڈ کوارٹرز تبدیل ہونے چاہیں لیکن ہمیں کہا گیا کہ یہ کراچی میں رہیں گے، کراچی کے لوگ اس میں زیادہ ہیں، اس لئے وہ اس میں زیادہ participate کریں گے لیکن پہلا موقع ہے کہ ---

جناب چیئرمین : تو سوال یہ ہوا کہ آپ کی تجویز پر غور کیا جائے کہ بلوچستان سے بھی اس میں افسران ہونے چاہئیں۔

سید فصیح اقبال : بلوچستان اور سندھ کے ڈائریکٹرز ہیں ان میں سے بھی پریذیڈنٹ بنائے جائیں۔

جناب منظور احمد گچکی : ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین : باری باری، ان کو پہلے جواب تو دے دینے لیں۔

سردار آصف احمد علی : ہم نے ان کو وزیر خزانہ دے دیا ہے، اب وہ خود ہی ان سے اس معاملہ پر بات چیت کر لیا کریں۔

(قہقہے)

جناب چیئرمین : گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی : میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بنکنگ کونسل کے چیئرمین اور دیگر افسران کے بارے میں لسٹ آپ کے پاس پڑی ہوئی ہے صرف ایک جگہ پر بلوچستان لکھا ہوا ہے لیکن باقی کسی جگہ پر بھی سرحد اور بلوچستان کا نام نہیں ہے۔ میرا ان سے سوال ہے کہ بنکنگ کونسل میں جو اپوائنٹ منٹ ہے آیا وہ سلیکشن ہے اگر سلیکشن ہے تو کیوں سرحد اور بلوچستان سے افسران نہیں لئے گئے۔

Mr. Chairman : Yes, Minister for Economic Affairs.

Sardar Asif Ahmad : Sir, this is not as I said earlier that this is not basis of selection because if this was then how in 1990 there were three Presidents who were from Sindh.

جناب چیئرمین : بہرحال ایک تجویز آئی ہے، ایک مسئلہ آپ کے سامنے پیش ہے، اس پر غور کرلیں۔

سردار آصف احمد علی : سر، بنک تو ویسے بھی پرائیویٹائز ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : بہرحال جب تک نہیں ہوتے ہیں، اس وقت تک تو پرابلمز رہے گا۔ مسئلہ ہے۔

Sardar Asif Ahmed Ali : At the end of next year there will be no nationalised bank.

جناب چیئرمین : جی طارق چوہدری صاحب، لاسٹ کوئسچن۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ؛ فی الواقع یہ بہت ہی سیریس مسئلہ ہے کیونکہ اس سے ہمارے تمام صوبوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں جتنے بھی سلیکشن گریڈ ہیں۔ یعنی ایک تو ہے کہ سنئیر لوگوں کو وہاں پر تعینات کیا جاتا ہے تو وہ ایک مجبوری ہے کہ بھئی، کوئی سینیئر آدمی available نہیں تھا لیکن جتنے بھی سلیکشن گریڈ ہیں وہ تمام سلیکشن گریڈ جو ہیں وہ بطور خاص اگر ایک ہی صوبہ سے فل کر دیئے جائیں تو یہ وفاق کے لئے صحت مند نہیں ہو گا یعنی صرف یہیں پر ایسا نہیں ہوا مثلاً آپ دیکھ لیں کہ سلیکشن گریڈ میں اسی جگہ accommodate کئے جا سکتے ہیں -- واپڈا ہے، پی آئی اے ہے، اس کے دونوں سینئیرز، اسی طرح پرائم منسٹر سیکرٹریٹ ایسی جتنی بھی جگہ آپ دیکھیں گے، جہاں بھی سلیکشن ہو سکتی ہے وہاں یہ شدید imbalance ہے اور اگر اس imbalance کو ختم نہ کیا گیا تو پنجاب کے بارے میں آپ پہلے ہی بہت گالی سنتے ہیں تو چند ملازمتوں کے لئے ہمیں خدا کے لئے مزید رسوا نہ کیجئیے۔

Sardar Asif Ahmed Ali : Right, I agree with the proposal.

Mr. Chairman : So that brings us to the end of the Question Hour, all the other questions and answers taken as read and placed on the table of the House.

23. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether Pir, Mashaikhs, Ulema and Preachers of religion are liable to pay Income Tax on their earnings from their professions ?

Mr. Sartaj Aziz : Yes. There is no specific exemption allowed to Pirs, Mashaikhs, Ulemas and Preachers of religion from the payment of Income Tax. There is however a basic exemption limit of Rs. 40,000 in case of salaried persons and Rs. 30,000 in case of non-salaried persons to all citizens.

24. ***Akhunzada Behrawar Saeed :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that street light poles have been installed in Sector G-6/2, Islamabad ; and

(b) the time by which street lights will be operative in Sector G-6/2, Islamabad ?

Ch. Amir Hussain : (a) Yes.

(b) The Street lights in Sector G-6/2 are operative for the last 25 years.

25. ***Malik Muhammad Hayat :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that concrete pavement was constructed from main gate to servant quarter in houses No. 177-E to 219-E in G-6/2, Islamabad if so, the time by which the similar action will be taken in the case of houses No. 163-E to 176-E and 220-E to 291-E ?

Ch. Amir Hussain : Yes. Concrete pavement was constructed from Main Gate to servant quarters of the houses in question in the financial year 1990-91.

Similar action in respect of houses No. 163-E to 176-E and 220-E to 291-E will be undertaken on availability of funds.

26. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) total number of occupants of 'Khokhas' in Islamabad as of 1990 indicating also their names seniority wise, year of occupation, trade and location of these Khokhas, separately, in each case ;

(b) number of proper stalls constructed and allotted by the C.D.A. indicating also the names of their allottees, their seniority number and date of allotment ;

(c) the criterion adopted by the C.D.A. for the allotment of these stalls ; and

(d) whether it is a fact that the civil court directed C.D.A in 1991 to allot these stalls to old 'Khokha' occupants in sequence to their seniority, if so, the reasons for ignoring one Barkat Dad while making allotment of stall No. 6/C F-5/1, Islamabad.

Ch. Amir Hussain : (a) A survey was conducted by the CDA Staff and the Representatives of the Khokha Association and a list of 333 persons running temporary Khokhas Jhonpras was prepared. The seniority, trade and location of each are shown against their names in the list at Annexure "A".

(b) A total of 99 properly planned kiosks were constructed and allotted by the CDA. A list showing the names of allottees, their seniority and date of allotment is at Annexure "B".

(c) 51 Stalls were allotted on the basis of individuals applications and there was no laid down criteria. The remaining 48 Stalls were allotted to the members of Khokha Association on the recommendations of the Association in 1991. Presently the criteria is to allot 50% Stalls on the recommendation of Khokha Association and 50% by ballot.

(d) The Khokha Association had recommended allotment of Stall No. 20-B Sector G-9/2 to Mr. Barkat Dad and not plot No. 6/C, F-5/1. The learned Court decided that those who had deposited the required fee alongwith the Security Deposit may be given possession and those who had not yet deposited the required fee due to any objection their case may be dealth with in mutual consultation. The allottee of Stall No. 6-C, Sector G-5/1, recommended by the Khokha Association had deposited the required fee, thus he was given possession of Stall No. 6-C, Sector F-5/1, Mr. Barkat Dad was offered Stall No. 20-B, Sector G-9/2 but since

he had not deposited the required fee, the possession of Stall No. 20-B, Sector G-9/2, was not given to him.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

27. ***Khawaja Muhammad Asif :*** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) number of Commercial attaches/Counsellors/Ministers etc., working in our missions abroad;

(b) number of such officers taken from Trade, Commerce and other groups and from private sector separately ; and

(c) balance of Trade with all such countries where we have Commercial Attaches/Counsellors posted ?

Malik Muhammad Naeem Khan : (a) Presently there are 41 Commercial Offices of the Ministry of Commerce established abroad, as listed below :—

Economic Minister	1
Commercial Counsellors	23
Commercial Secretaries	12
CommercialAssistants	5
Total :	41

(b)	Economic Minister	Commercial Counsellors	Commercial Secretaries	Total
Commerce & Trade Group	—	5	2	7
Other Groups	1	16	6	23
Commercial Assistants	—	—	—	5
Posts vacant	—	2	4	6
	(The appointment of officers from private sector is under process			—
	Total :			41

(c) A statment showing balance of trade during the last 3 years with the countries where Pakistan has Economic Minister/ Commercial Counsellors/Secretaries and Assistants is annexed.

Annex

NAME OF THE COUNTRIES WHERE PAKISTANI COMMERCIAL ATTACHES COUNSELLORS ARE POSTED AND BALANCE OF THE TRADE FOR THE YEARS 1989-90 TO 1991-92

(US$ Million)

S. No.	Country	Year	Exports	Imports	Balance
1.	Australia	1991-92	84.6	198.8	(—) 114.2
		1990-91	68.4	133.8	(—) 65.4
		1989-90	62.4	188.8	(—) 126.3
2.	Belgium	1991-92	96.4	112.0	(—) 15.6
		1990-91	105.5	111.0	(—) 5.5
		1989-90	80.9	97.3	(—) 16.4
3.	Bangladesh	1991-92	129.4	47.6	(+) 81.8
		1990-91	95.8	33.6	(+) 62.2
		1989-90	103.8	40.2	(+) 63.6
4.	Brazil	1991-92	2.5	74.5	(—) 72.0
		1990-91	3.7	61.5	(—) 57.8
		1989-90	2.4	56.5	(—) 54.1
5.	Canada	1991-92	132.4	83.2	(—) 49.02
		1990-91	102.9	86.6	(+) 16.3
		1989-90	81.0	53.6	(+) 27.4
6.	China	1991-92	55.4	399.3	(—) 343.9
		1990-91	60.5	385.5	(—) 325.0
		1989-90	71.9	270.9	(—) 199.1
7.	Denmark	1991-92	39.6	52.6	(+) 13.0
		1990-91	48.4	16.4	(+) 32.0
		1989-90	43.0	14.6	(+) 28.4

S. No.	Country	Year	Exports	Imports	Balance
8.	Dubai	1991-92	304.4	241.7	(+) 62.7
		1990-91	174.5	226.1	(-) 47.2
		1989-90	145.1	127.3	(+) 73.1
9.	Germany	1991-92	489.5	734.8	(—) 245.3
		1990-91	544.4	553.4	(—) 9.0
		1989-90	394.6	531.6	(—) 137.0
10.	France	1991-92	268.0	437.5	(—) 169.5
		1990-91	174.8	163.4	(+) 11.4
		1989-90	183.5	128.9	(+) 54.6
11.	Hong Kong	1991-92	502.7	42.6	(+) 460.1
		1990-91	367.2	34.7	(—) 332.5
		1989-90	210.3	31.1	(+) 179.2
12.	Hungary	1991-92	11.9	28.3	(—) 16.4
		1990-91	18.9	19.0	(—)0 .1
		1989-90	21.6	34.2	(—) 12.6
13.	India	1991-92	113.1	48.7	(+) 64.4
		1990-91	41.4	45.7	(—) 4.3
		1989-90	35.3	38.0	(—) 2.7
14.	Indonesia	1991-92	85.6	80.7	(+) 4.9
		1990-91	31.3	64.5	(—) 33.2
		1989-90	48.8	47.5	(+) 1.3
15.	Iran	1991-92	143.8	154.5	(—) 10.7
		1990-91	97.1	181.0	(—) 83.9
		1989-90	90.6	120.4	(—) 29.8
16.	Iraq	1991-92	1.3	0.1	(+) 1.2
		1990-91	3.8	0.8	(+) 3.0
		1989-90	9.3	21.2	(—) 11.9
17.	Italy	1991-92	220-4	383.4	(—) 63.0
		1990-91	230.5	263.5	)—) 33.0
		1989-90	235.8	120.0	(+) 114.8

S. No.	Country	Year	Exports	Imports	Balance
18.	Japan	1991-92	571.9	1324.0	(—) 752.1
		1990-91	507.4	986.7	(—) 479.3
		1989-90	457.6	874.6	(—) 417.0
19.	Kenya	1991-92	23.5	83.2	(—) 59.7
		1990-91	14.7	80.7	(—) 66.0
		1989-90	7.4	86.7	(—) 79.2
20.	Libya	1991-92	5.4	0.1	(+) 5.3
		1990-91	5.1	10.9	(-) 5.8
		1989-90	3.6	0.1	(+) 3.5
21.	Malaysia	1991-92	62.2	388.5	(—) 326.3
		1990-91	30.9	304.4	(—) 273.5
		1989-90	20.6	245.0	(—) 224.4
22.	Netherland	1991-92	149.0	149.5	(—) 0.5
		1990-91	122.1	136.3	(—14.2
		1989-90	97.3	111.6	(—) 14.3
23.	Saudi Arabia	1991-92	295.1	483.3	(—) 189.2
		1990-91	218.8	477.5	(—) 258.7
		1989-90	130.0	313.2	(—) 183.2
24.	South Korea	1991-92	203.1	306.5	(—) 103.4
		1990-91	240.3	212.7	(+) 27.6
		1989-90	146.9	203.1	(—) 56.2
25.	Singapore	1991-92	123.3	133.3	(—) 10.0
		1990-91	137.1	246.1	(—) 109.0
		1989-90	80.8	122.1	(—) 41.3
26.	Spain	1991-92	122.5	51.6	(+) 70.9
		1990-91	99.4	65.8	(+) 33.6
		1989-90	84.5	55.2	(+) 29.3
27.	Sri Lanka	1991--92	81.1	34.1	(+) 47.0
		1990-91	75.9	34.7	(+) 41.2
		1989-90	51.2	36.7	(+) 14.5

S. No.	Country	Year	Exports	Imports	Balance
28.	Switzerland	1991-92	33.3	242.2	(—) 208.9
		1990-91	38.0	194.9	(—) 156.9
		1989-90	39.0	154.9	(—) 115.9
29.	Thailand	1991-92	94.8	73.9	(+) 20.9
		1990-91	78.0	64.0	(+) 14.0
		1989-90	57.6	103.9	(—) 46.3
30.	Turkey	1991-92	35.0	67.9	(—) 32.9
		1990-91	82.7	49.5	(+) 33.2
		1989-90	44.5	39.2	(+) 5.3
31.	U.K	1991-92	457.3	503.9	(—) 46.6
		1990-91	445.6	375.6	(+) 70.0
		1989-90	337.0	366.2	(—) 29.2
32.	U.S.A	1991-92	884.7	969.9	(—) 85.2
		1990-91	660.2	900.5	(—) 240.3
		1989-90	656.0	954.6	(—) 290.6
33.	U.S.S.R.	1991-92	61.1	142.8	(—) 81.7
		1990-91	56.9	55.9	(+) 1.0
		1989-90	76.6	61.7	(+) 14.9
34.	Bahrain	1991-92	25.4	242.4	(—) 217.0
		1990-91	13.4	175.7	(—) 162.3
		1989-90	11.7	12.1	(—) 0.3
35.	Oman	1991-92	22.9	5.9	(+) 17.0
		1990-91	22.0	38.8	(—) 16.9
		1989-90	12.2	0.6	(+) 11.6
36.	Phillipines	1991-92	18.6	1.7	(—) 16.9
		1990-91	34.1	1.1	—) 32.9
		1989-90	21.6	7.0	(—) 14.6
37.	Romania	1991-92	9.2	25.5	(—) 16.3
		1990-91	13.1	17.3	(—) 4.2
		1989-90	1.2	16.5	(—) 15.3

S. No.	Country	Year	Exports	Imports	Balance
38.	Syria	1991-92	2.9	0.1	(+) 2.8
		1990-91	3.4	—	(+) 3.4
		1989-90	1.4	0.6	(+) 0.9

Note :—The trade figures for additional three offices of GATT Office Geneva, Economic Section London and Commercial Section Washington are already at S. No. 28, 31 and 32 respectively.

@125 ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the number of reports on the observance and implementation of the principles of policy prepared and laid before the National Assembly since January 1986, in terms of Article 29 (3) of the Constitution of the Islamic republic of Pakistan, 1973 ?

Chaudhry Amir Hussain : The position regarding number of Reports on Observance and Implementation of Principles of Policy prepared and laid before the National Assembly since January, 1986 is as under :—

(i) Report for the year 1985 was prepared and placed before the National Assembly. It was discussed in the National Assembly on 28-29 June, 1987.

(ii) Report for the year 1986 was placed before the National Assembly on 21-9-1989.

†156 ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the qualification and experience required for promotion to the post of Executive Director (Health Services) ; and

@Transferred from the Parliamentary Affairs Division.

†Transferred from the Health Division.

(b) whether it is a fact that a person having no relevant qualification has been promoted in 1988 as Executive Director (BPS-20) in the CDA despite the fact that a corruption case has been registered against him by FIA in 1987, if so, its reasons ?

Ch. Amir Hussain : (a) There is no post of Executive (Health Services) in the CDA. However, the correct designation of the post is "Executive Director (Capital Hospital)". The qualification and experience required for promotion to the post of Executive Director (Capital Hospital) as per CDA Service Regulations, 1992 is 5 years service in BPS-19 posts in various specialities.

(b) The present Executive Director, Capital Hospital was promoted to the post of Consulting Physician Cardiology (BPS-20) on 31-8-1988, and not formally to the post of Executive Director. He possessed the necessary qualifications for the post as laid down by the Ministry of Health. For administrative pruposes the post of Consulting Physician was redesignated as Executive Director (Capital Hospital) there being no other BPS-20 post in the CDA Hospital. The fact regarding registration of a case against the doctor by the FIA was first intimated by the Interior Division on 18th October, 1989 *i.e.* one year after his promotion. The FIA case is still subjudice.

158. ***Mir. Abdul Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the total number of commercial plots auctioned publicly by CDA during the last five years ; and

(b) the total amount collected by the C.D.A. as a consideration of these plots ?

Ch. Amir Hussain : (a) 238.

(b) An amount of Rs. 852,905,959 is expected to be received as the payments are received in instalments.

159. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Divisions be pleased to state whether it is a fact that an employee working in the C.D.A. having his own house is also entitled to get a Government residential accommodation and a Government plot ; if so the names, designations and length of service of such CDA employees ?

Ch. Amir Hussain : C.D.A employees owning a house are entitled to Government accommodation. They are not entitled to a Government plot. However, some housing units were allotted by the Federal Government Employees Housing Foundation to CDA employees under discretionary quota.

List attached at Annex-A.

Annex-A

CDA'S EMPLOYEES WHO WERE ALLOTTED HOUSING UNITS ON THE RECOMMENDATIONS OF CDA OUT OF DISCRETIONARY QUOTA DESPITE THE FACT THAT THEY OWN HOUSE PREVIOUSLY

Sr. No.	Name and Designation	Lenght of Service
1.	Mr. Ajaz A. Khan, Retd. Secretary	37 Years
2.	Dr. Mrs. Tasnim Masud, Dy. Director Capital Hospital	29 "
3.	Mr. Z.D. Butt, Director Personnel	41 "
4.	Mr. Fidya Abbas Siddiqui, PSO to Chairman	36 "
5.	Mr. Qurban Hussain, PS to Chairman	39 "

Sr. No.	Name and Designation	Lenght of Service
6.	Mr. M. Iqbal Shaheen Dy. Director (Coordination)	34 Years
7.	Mr. Azmat Ullah, Director (G.A.)	35 "
8.	Mr. Tayyeh Ali Shaikh D.D.G. (Structure)	35 "
9.	Mr. S.A.T. Wasti, Director Public Relations	28 "
10.	Mr. Abdus Salam Khan Wazir, DG (Services)	27 "
11.	Mr. Muhammad Aslam, Director Special Project-II	27 "
12.	Mr. M. K. Pasha, Director (R.P)	22 "
13.	Mr. M. D. General Director Architecture	18 "
14.	Mr. Ummat Rasool, A.P.O.	28 "
15.	Mr. Muhammad Ashraf, PS to Member (A)	28 "
16.	Mr. Abdul Ghafoor Alvi, Asstt. Admin Officer	24 "
17.	Mr. Muhammad Bashir Rawat, Asstt. Admin, Officer G.A. Branch	27 "
18.	Mr. Riaz-ur-Rehman, Photographer, Public Relations Directorate	28 "
19.	Syed Muhammad Kamil, Revenue Officer	26 "
20.	Mr. Ghulam Rasool Retd. PS to Member (E)	34 "
21.	Mr. Parvez Anwar Cheema, Director Special Project-I	23 "
22.	Dr. Izzat Ali Khan, Eye Specialist	03 "
23.	Mr. Bashir Haider Mirza, Deputy Director Procurement	39 "
24.	Mr. Sana Ullah Amman, Dy. Director Structure	06 "
25.	Mr. Fateh Muhammad, PA to Chairman	29 "

ALLOTMENT MADE DIRECTLY BY THE HOUSING FOUNDATION UNDER DISCRETIONARY QUOTA WITHOUT RECOMMENDATIONS OF THE C.D.A.

1.	Mr. Anwar Said, D.G. (Design)	23 "
2.	Mr. Muhammad Anjum Malik, Director Structure	23 "
3.	Mr. Maqbul Elahi, D.D.G. (Planning)	23 "
4.	Mr. S. Ahmed Ali Shah, Dy Director, Maps, Planning Wing	31 "

Sr. No.	Name and Designation	Lenght of Service
5..	Mr. Sikandar Ali Abbasi, Deputy Director, Structure Directorate.	16 Years
6.	Mr. Muhammad Shafi, Assistant Director, W&S (Development) Directorate	23 "

160. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the position obtaining regarding the sale transaction of M/s. Sindh Engineering to private sector ?

Mr. Sartaj Aziz : The unit was put for sale on 20th April, 1992. M/s. ENEM's Engineering Services Karachi were declared successful bidder at a price of Rs. 400 per share. A draft of Rs. 185.2 million was received from the bidder, being 26% of the bid value as required under the terms of the sale. However, the draft was not honoured by the bank and could not be encashed. The transaction therefore became infructuous and the earnest money of Rs. 2 million desposited by the bidder was for-feited. Further action against the party is in process.

Meanwhile, unit has been readvertised for sale and open bidding will be held on 23-11-92.

161. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a sum of Rs. 5 Crores was granted by the Government as donation to a Social Welfare Foundation namely "AL-MIZAN" if so the date of request made by the said society for this donation/special grant and the date of grant ; and

(b) whether the said society is registered ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The Prime Minister, at the time of the inauguration of the Supreme Court Building on 23rd March, 1992, announced a grant of Rs. 50 million to Al-Mizan foundation instituted by the Supreme Court of Pakistan for educational purpose. This amount will however be provided in the next financial year in 2 or 3 instalments.

(b) Yes.

162. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether CDA maintains the record of personal property of CDA employees, their spouses and children ?

Ch. Amir Hussain : Yes.

163. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the foreign Exchange spent on the publicity of the Foreign Currency Bearer Certificates/Bonds in the foreign press ;

(b) the amount in foreign exchange received through sale of such certificates/bonds ; and

(c) whether it is a fact that the Government has stopped the sale of these certificates/bonds, if so its reasons ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The foreign exchange spent on the publicity of Foreign Currency Bearer Certificates up till now comes to 5.4 million in Pak. rupee.

(b) The total sales till 8th November 1992, in foreign exchange are as under :—

	Amount in respective currencies
US$	39,604,400
D.M	7,535,900
£	3,325,500
Yen	72,980,000

The above quoted amount is equivalent to Rs. 1279.903 million.

(c) The sale of FCBCs abroad has been stopped particularly in USA for want of necessary approval/registration with the Securities and Exchange Commission of USA. However sale in Pakistan continues.

164. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total number of officers appointed in DFIs and nationalized Commercial Banks from December, 1990 to 31st August, 1992 indicating also the province-wise details ?

Mr. Sartaj Aziz : During the period from December, 1990 to 31st August, 1992, 153 officers were appointed in the Government controlled Development Financial Institutions (DFIs) and Nationalized Commercial Banks. The province-wise details of officers is given below : —

Punjab	71
Sindh	54
NWFP	20
AJK/FATA	01
Balochistan	07

165. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of officers in Grade-II and above working in the Federal Bank for Cooperatives, indicating also their gradewise and province-wise breakup ?

Mr. Sartaj Aziz : The details of officers in Grade-II and above working in the Federal Bank for Co-Operatives together with grade-wise and province-wise break-up is annexed.

GOVERNMENT OF PAKISTAN

FINANCE DIVISION

(Internal Finance Wing)

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF OFFICERS IN GRADE-II AND ABOVE WORKING IN FEDERAL BANK FOR COOPERATIVES INDICATING GRADE-WISE AND PROVINCE-WISE BREAK-UP

Sl. No.	Name of Post and Grade	Working Strength	Punjab	Sind (U)	Sind (R)	NWFP	Baluch-istan	FATA	A.K
1.	Executive Director (7045—375—100045)	01	—	—	—	01	—	—	—
2.	Director (5765—285—8615)	03	*02	—	—	**01	—	—	—
					*(One officer on deputation)		** (On deputation)		
3.	Additional Directors 4795—275—7185)	08	03	—	02	02	—	—	01
4.	Deputy Directors (4635—255—7185)	10	07	02	01	—	—	—	—
5.	Officer Grade-I (3690—245—6140)	18	15	—	01	02	—	—	—
6.	Officer Grade-II (2560—195—4900)	19	13	—	02	04	—	—	—
	Total :	59	40	02	06	10	—	—	01

166. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state province-wise the number of students who are granted "Qarz-e-Hasna" through Pakistan Banking Council during the year 1990-91, 1991-92 and 1992-93 indicating also the amount of loan with province-wise breakup?

Mr. Sartaj Aziz : Statement showing province-wise position of Qarze-e-Hasna allowed for studies abroad during the years 1990-91, 1991-92, and 1992-93, and within Pakistan during 1990-91 and 1991-92, are at Annex-I and II, respectively. The cases for studies within Pakistan for 1992-93 are being processed at present.

Annex-I

QARZ-E-HASNA SCHEME FOR EDUCATION

1. FOR OVERSEAS STUDIES

Name of Province	1990-91		1991-92		1992-93	
	Number of Students	Amount Sanctioned	Number of Students	Amount Sanctioned	Number of Students	Amount Sanctioned
Punjab	53	5,675,00	99	13,500,00	148	20,595,000
Sindh (Urban)	47	5,210,000	100	13,982,2000	113	15,811,000
Sindh (Rural)	21	2,175,000	35	4,045.00	44	5,445,000
N.W.F.P	23	2,120,000	38	4,800,000	43	5,425,000
Baluchistan	6	665,000	4	575,000	5	650,000
Azad Jammu & Kashmir	5	625,000	12	1,800,000	12	1,650,000
Total :	155	16,470,000	288	38,702,000	365	49,576,000

Annex II

QAR1-E-HASNA SCHEME FOR EDUCATION

II. FOR STUDIES WITHIN PAKISTAN

Name of Province	Number of Students	Amount Sanctioned	Number of Students	Amount Sanctioned
Punjab	4588	22,551,180	4917	20,125,535
Sind	4899	23,918,400	5261	31,197,00
N.W.F.P	1939	8,375,300	1712	9,254,200
Balochistan	303	1,170,360	692	3,534,000
Azad Jammu & Kashmir	206	1,015,400	314	1,883,000
Total :	11935	57,030,640	12896	65,993,735

167. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the persons entitled to travel by air in 1st, Club and Economy Class on government expense category -wise ?

Mr. Sartaj Aziz : The current government travel policy internal/abroad journey by air is as under :—

(a) *Internal Travel Policy.*—Federal Ministers, Secretaries, Heads of Autonomous/Semi-Autonomous Bodies and Corporations and all other officers/officials are entitled to travelby air in Economy Class while performing official duty in the country.

(b) *Travel Policy Abroad.*—President, Prime Minister, Federal Ministers, Federal Secretaries, Ambassadors, Speaker National Assembly, Chairman Senate, Chairman JCOS Committee, three Services Chiefs, officers of the Armed Forces of the rank of Lt. General and equivalent in the Navy and Air Force, Governor State Bank of Pakistan, are entitled to travel by air in the First Class while on official duty. However, Government officers in BPS-20 and BPS-21 are entitled to travel abroad by air in Business Class. The Officers and staff upto BPS-19 and others are entitled to travel abroad by air in Economy Class.

168. ***Syed Muzammil Shah :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the number of transfer applications received and transfer letters issued for transfer of Houses in Model Village Humak (Zamni) indicating also the names of the allottees and transferees during the last two years ; and

(b) the number of applications alongwith names of applicants, pending for transfer of Houses in said Model village indicating also the date of applications and the reasons for not transfering these Houses so far separately in each case during the said period ?

Ch. Amir Hussain : (a) (i) No. of transfer applications received.....86

(ii) Transfer letter issued.....79

(iii) The names of allottees and transferees during the last two years are indicated in the statement at Annexure 'A'.

(b) Pending cases.....7

The details are given in the statement at Annexure 'B'.

Annexure A

LIST OF PLOTS OF MODEL VILLAGE HUMAK ZIMNI DECIDED IN FAVOUR OF TRANSFEREES DURING THE LAST TWO YEARS

S. No.	Plot No.	Name of allottee	Name of transferee
1.	130	Mehmooda Shahzia	Mr. Mohammad Sabir Khan
2.	138	Mr. Adbul Hamid	Mr. Shabir Ahmad
3.	210	Syed Salim-ud-Din Ahmad	Mr. Nisar Ahmad
4.	32	Mst. Nasreen Akhtar	Mr. Mohammad Younas Minhas
5.	145	Mr. Noor Mohammad	Mr. Aftab Ahmad Iqbal
6.	343	Mr. Sher Ahmad	Khadija Bibi
7.	385	Malik Mohammad Akhtar	Mr. Mohammad Jehangir
8.	4	Syed Ahmad Shah	Mr. Abdul Khaliq
9.	292	Mr. Akhtar Khan	Mr. Mehmood Hussain
10.	478	Mr. Mohammad Rashid	Mr. M. Aslam Bari
11.	8	Mr. Atta Mohammad Cheema	Surayya Razzaq
12.	439	Mr. Sanaullah Akhtar	Mr. Zahoor Akhtar
13.	438	Mr. Mushtaq Ahmad	Mr. Abdul Aziz
14.	322	Mr. Muhammad Ibrahim	Haji Shahid Mohammad
15.	56	Sahibzada Fakharul Islam	Mr. Mohammad Azhar
16.	282	Mr. Mohammad Arif	Mr. Mohammad Ashraf
17.	274	Mr. Khalik-ur-Rehman	Nighat Firdous
18.	451	Mst. Resham Jan	Mr. Mohammad Din
19.	495	Malik Abdul Wahid	Shamim Akhtar
20.	460	Mr. Abdul Qayyum	Mr. Javed Anwar Mughal
21.	416	Mr. Haq Dad Khan	Mr. Mohammad Arshad
22.	173	Mr. Dilbagh	Mr. Mohammad Masood
23.	155	Mr. Imdad Hussain	Mr. Mehmood Hussain Javed
24.	213	Mr. Mohammad Rubui Amin	Mr. Mohammad Haroon Shahzad
25.	59	Mrs. Shahida Amir	Mr. Nasreen Fatima

S. No.	Plot No.	Name of allottee	Name of transferee
26.	255	Mr. Shahzad Hussain Shah	Mr.Kamal Badshan
27.	26	Mr. mehboob Shah	Mr. Shaukat Mahmood Dar
28.	25	Mr. Abdul Shakoor	Mr. Mohammad Ilyas
29.	329	Mr. Ghulam Mustafa	Hamida Begum
30.	312	Mr. Mohammad Munir Ahmad	Mr. Zulfiqar Ahmad
31.	247	Mst. Eneesa Bi	Mr. Shamim Akhtar
32.	344	Mr. Shamshad Ali Akhtar	Mr. Abid Hussain
33.	105	Mr. Abdul Hafeez Akhtar	Shahnaz Haroon
34.	428	Mr. Iqbal Ahmad Abbasi	Mr. Mohammad Ishaq Khan
35.	1	Mr. Nafees Bano	Mst. Sabira Bibi
36.	165	Mr. Niaz Hussain	Mr. Mohammad Younis
37.	67	Mr. Abdul Rehman	Bashiran Begum
38.	1	Mr. Mohammad Iqbal	Mr. Mehmood Hussain
39.	18	Syed Imtiaz	Mr. Mohammad Amin
40.	146	Mr. Qudrat Jan	Mr. Mohammad Mehboob
41.	93	Syed Abid Hussain Shah	Mr. Mohammad Ashraf
42.	98	Mr. Bashir Ahmad	Mr. Abdul Aziz
43.	88	Mr. Abdul Hameed Akhtar	Mr. Hehangir Ahmad
44.	371	Mr. Ahmad Hussain	Mr. Zafar Iqbal
45.	99	S. Iftikhar Ali	Mr. Ahmad Ali Syed
46.	548	Mr. Mohammad Afsar	Syed Asad Ali
47.	384	Mr. Mohammad Taj	Mr. Begum Noor
48.	106	Mst. Zenab Bibi	Mr. Kala Khan
49.	453	Mr. Naziran Begum	Mr. Mohammad Younas Khan
50.	277	Mr. Mohammad Siddique	Mr. Abdul Waheed
51.	142	Mr. M. Azad Khan	Mr. Mohammad Sadiq Khan
52.	497	Mr. Itrat Fatima	Mr. Mohammad Fahim Khan
53.	137	Mr. Nasir Khan	Mr. Mohammad Zahoor-ul-Islam
54.	496	S. Abbas Raza Naqvi	Mr. Mohammad Iqbal Chughtai
55.	253	S. Ayub Hussain Shah	Mr. Mohammad Bashir
56.	490	Mr. Shamshad Hussain	Israr Fatima
57.	65	S. Qaisar Abbas	Mr. Ghazni Khan
58.	465	Mr. Mohammad Ayaz Khan	Mr. Nazir Ahmad
59.	429	Mr. Mohammad Irshad Javed	Mr. Sher Ahmad
60.	243	Mr. Mohammad Mushtaq	Mr. Jigar Mohammad Shighri
61.	367	Mr. Mohammad Yousaf	Mr. Ajmal Khan
62,	537	Mr. M. Idrees	Mr. Mohammad Hussain Anjum

S. No.	Plot No.	Name of allottee	Name of transferee
63.	16	Mr. Abdul Hafeez Kh.	Mr. Mohammad Sabir Kh.
64.	398	S. Azam Ali	S. Aslam Ali Sabzwari
65.	501	Syeda Saila Parveen	Mr. Ahmad Hussain
66.	7	Mr. Mohammad Sabir Kh.	Mr. Islam Ahmad.
67.	480	Mr. Sattar Mohammad	Mr. Fazal Hussain
68.	370	Mr. Shakoor Ali	Mr. Ahmad Hussain
69.	552	Mr. Masood Hussain	Ch. Riaz-ul-Haq
70.	195	Qazi Ghulam Mohi-ud-Din	Mr. Iftikhar Hussain
71.	93	Mr. Mohammad Ashraf	Mr. Fateh Mohammad
72.	130	Mr. Mohammad Sabir Khan	Mr. Mohammad Khan
73.	107	Mr. Sanaullah Cheema	Malik Gora Khan
74.	454	Mr. Abdul Khaliq	Munawar Sultana
75.	335	Mr.Nazar Ahmad	Mr. Mohammad Aslam
76.	478	Mr. Mohammad Aslam Bari	Mr. Rehmat Jan Bhatti
77.	482	Mr. Amir Afsar	Mr. Sajjad Hussain
78.	282	Mr. Mohammad Ashraf	Nusrat Parveen
79.	496	Syed Abbas Raza Naqvi	Mr. Mohammad Iqbal Chughtai

Annex 'B'

LIST OF PENDING CASES/NOT YET FINALIZED

S. No.	Plot No.	Name of allottee	Name of transferee	Receipt date	Reasons
1.	439	Sanaullah Akhtar	Zahoor Akhtar	22-11-90	Non submission of original documents.
2.	88	Abdul Hameed Akhtar	Jehangir Ahmad	19-5-91	Discretionary quota plot Proposed for transfer is under consideration. On receipt of decision tranfer will be affected.
3.	371	Ahmad Hussain	Zafar Iqbal	21-5-91	—do—
4.	16	Abdul Hafeez Khan	Mohammad Sabir Khan	22-10-91	—do—
5.	501	Ahmad Hussain	Syeda Saila Parveen Kazmi	5-11-91	(Non-submission of original documents).

S. No.	Plot No.	Name of allottee	Name of transferee	Receipt date	Reasons
6.	370	Shakoor Ali	Ahmad Hussain	29-12-91	As at S. No. 2.
7.	195	Qazi Ghulam Mohi-ud-Din.	Iftikhar Hussain	9-2-92	—do—

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

1. **Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that water supply pipes, incomplete roads and bridges were constructed in I-8 Sector, Islamabad prior to the present development of the said sector, if so, the total expenditure incurred on it ;

(b) whether it is also a fact that the facilities provided earlier in the said sector were not utilized before carrying out the existing development work ; and

(c) the total cost incurred in the said sector on lying of pipelines, construction of roads etc. in the past and existing development work ?

Ch. Amir Hussain : (a) The development of Sector I-8 is being done sub-sectorwise. First Sector I-8/1 was developed, later sector I-8/2 and now sectors I-8/3 and I-8/4 are being developed.

Water Supply, Sewerage lines, Roads and Bridges were laid/ constructed in sector I-8 except those in I-8/1 prior to present development. Services had been laid as per development plan and thus no expenditure prior to present development was incurred on the infrastructure except in I-8/1 as detailed at (c) below.

(b) No.

(c) Expenditure incurred in I-8/1 prior to present development on laying of services is shown below. Expenditure incurred on present development of Water Supply and Sewerage lines is also given below :

Water Supply

Sub-Sector (1)	Expenditure (2)	Status (3)
	Rs. Million	
I-8/1	1.797	Completed.
I-8/2	3.242	Completed.
—	1.716	Conduction line for I-8/2 & 3 completed.
—	1.998	Conduction line for I-8/1 & 4 completed.
I-8/3&4	13.017	On-going near completion. (Total cost + Rs. 17.312 Million)
—	1.434	Conduction line for I-8/3&4 completed and accounts not finalized (Total cost = Rs. 2.200 million).
I-8/2, 3 & 4 Over head & underground tank.	6.175	Work in progress. Total cost Rs. 8.175 million.
	29.379	

Sewerage System

Sub-Sector (1)	Expenditure (2)	Status (3)
	Rs. Million	
I-8/1	0.340	Completed.
I-8/2	2.431	Completed.
I-8/3 & 4	2.381	On-going total cost Rs. 10.344 million
	5.152	

Roads

	Rs. Million
I-8/1	14.50
I-8/2, 3 &4	18.16
	32.66

2. **Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is fact that a number of residential blocks are lying incomplete in Galies No. 4 to 8,I-8/1, Islamabad, if so, its reasons and the time by which CDA plans to construct these blocks ?

Ch. Amir Hussain : Yes.

The flats were being constructed for personnel of the armed forces on ownership basis. The work on the construction of these flats was stopped because the response from the Army for the purchase of the flats was lukewarm. They wanted a number of changes after the foundations had been completed.

The final drawings and specifications for these blocks have been decided by the Aurhority. Their construction shall be taken up subject to availability of funds.

3. **Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names, professions and

other details of the persons who have illegally constructed houses in the area demarcated for International Park, Islamabad in Sector F-9 ; and the action taken by the CDA against the persons involved in these illegal construction work ?

Ch. Amir Hussain : The details of 1208 families residing in Sector F-9 are annexed. They are being shifted to village Alipur Frash. Some individuals have however filed suits against CDA claiming to be residents of F-9 Sector, which are still pending adjudication. It may, however, be added that more than 200 Afghan families had also settled in this place. The District Administration has been asked to relocate/shift the Afghan nationals who are now required to return to their own country.

(Annexure has been placed in the Senate Library)

4. **Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the monthly amount of entertainment allowance paid to each CDA officer during the last two years with month-wise breakup ?

Ch. Amir Hussain : The position is indicated in the Annexure.

(Annexure has been placed in the Senate Library)

5. **Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names, designations and length of service of those CDA employees who have acquired, constructed, purchased piece of land or house in Bani Gala, Islamabad ?

Ch. Amir Hussain : The Revenue records have a provision for mentioning the designation of military officers only. Service particulars, such as Designation or Department or length of service of any civil official cannot be had from these records. The requisite information is therefore not available.

@17. **Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the steps taken by the Government to privatise the Bolan Textile Mills, Buleli Textile Mills and Othal Textile Mills (Lasbela) ?

@Transferred from the Industries Division.

Mr. Sartaj Aziz : Being joint venture with Iran, privatisation of these units is not at present under consideration.

21. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that some spaces have been left open for the purpose of children parks in the area of the blocks No. 1-24, Category-III Houses, Sector G-10/2 ; and

(b) whether it is also a fact that the said parks have not been developed so far, if so, the reasons thereof and the time by which the parks would be developed ?

Ch. Amir Hussain : (a) Yes.

(b) Yes. These children parks could not be developed during last year due to other development activities in the area. However, they will be developed during the current financial year.

جناب منظور احمد گچکی : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : جی گچکی صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! میرا بھی ایک privilege motion ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : Leave applications پڑھ دوں۔

جناب خدا داد خان لک صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۱۵ اور ۱۶ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : مولانا سمیع الحق ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مورخہ ۸ تا ۱۶ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے ان دنوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : قاضی حسین احمد، ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں، انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : سردار یوسف خان ساسولی صاحب نے اپنی علالت کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب منظور احمد گچکی : میرا پوائنٹ آف آرڈر، ہے۔

جناب چیئرمین : جی۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کل شام کو اس معزز ایوان کے ایک رکن کے ساتھ پولیس نے زیادتی کی---

جناب چیئرمین : وہ تحریک استحقاق ہمارے پاس آئی ہوئی ہے۔ میں اس کو سنوں گا۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی۔

چوہدری امیر حسین : جناب گزارش یہ ہے کہ میں نے کل بھی جناب سے گزارش کی تھی اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے یہ commitment کی تھی کہ آج انڈس ریویو اتھارٹی والا بل پاس کر لیا جائے گا۔ جناب، پچھلی جمعرات کو بھی ہم نے یہ بل پیش نہیں کیا تھا کیونکہ کچھ فاضل ممبران حاضر نہیں تھے اور پھر Monday کو بھی نہیں کیا۔

جناب چیئرمین : تو I will put it to the House جو ہاؤس فیصلہ کرے گا۔۔۔

چوہدری امیر حسین : پہلے سر، اس کا فیصلہ کر لیں۔

جناب چیئرمین : نہیں، پہلے میں پریویلج موشن سن لوں then I will put it to the House.

جناب چیئرمین : روٹین سے جی میں پہلے ہاؤس سے پوچھ کر روٹین سے ہٹ کر کوئی نہیں ہو گا جی پہلا پریویلج موشن ہے جی منظور گچکی صاحب اور عبد الجبار صاحب۔

PRIVILEGE MOTIONS

جناب منظور احمد گچکی : جی میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان بالا کے معزز رکن جناب حافظ حسین احمد کو اسلام آباد کے داخلے پر پولیس نے روکا جبکہ ان کی گاڑی پر سینیٹر کا بورڈ لگا ہوا تھا اور وہ خود گاڑی چلا رہے تھے پولیس نے ان کے ساتھ بد تمیزی کی اور جامہ تلاشی لی انہیں گرفتار کر کے تھانہ گولڑہ لے گئے اور انہیں دو گھنٹے تک حبس بے جا میں رکھا اس عمل سے ایوان اور ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اسلئے ضابطے کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین : جی جبار صاحب آپ بھی اسکی تائید کرتے ہیں۔

میر عبد الجبار : جی ہاں تائید کرتا ہوں۔

جناب عبد الرحیم خان مندوخیل : جناب میرا بھی اسی معاملے کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا آپ بھی پڑھ دیں۔

جناب عبد الرحیم خان مندوخیل : میں تحریک کرتا ہوں کہ اس ایوان کے استحقاق کو مجروح کرنے والے اس اقدام کا فوری نوٹس لیا جائے کہ سینٹ کے رکن حافظ حسین احمد صاحب کو اسلام آباد پولیس تھانہ گولڑہ نے بلا جواز روکے رکھا بد تمیزی کا ارتکاب کیا اور کئی گھنٹوں کی حراست میں رکھا گیا ہے۔ اسلام آباد پولیس کا یہ اقدام بلا جواز انتہائی نامناسب اور توہین آمیز اور اس ایوان کے استحقاق کو مجروح کرنے کے مترادف ہے لہذا اس تحریک کو منظور کر کے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین : جی جبار صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں یا اسی کی تائید کریں گے۔

میر عبدالجبار : جی میں اسی کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے اس پہ حافظ صاحب کو خود سن لیں کیونکہ انکی زبان سے جو بات آئیگی اس پر ٹرسٹ کریں گے۔ جی جناب گچکی صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ! اس پہ میرا پریویلج موشن بھی ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا یہ تو پھر پڑھ دیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : بس انہوں نے پڑھ دیا ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی گچکی صاحب۔

(مداخلت)

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! کل حافظ صاحب، مولانا عبدالرزاق عریز صاحب کی بیٹی کی شادی کے سلسلے میں واہ چلے گئے تھے اور اسکے بعد جب واپس پہنچے تو پولیس نے انہیں روکا، رکنے کے بعد حافظ صاحب نے کہا کہ میں سینیٹر ہوں شادی کے سلسلے میں جا رہا ہوں اور پولیس نے باقاعدہ انہیں کار سے اتارا اور کہا کہ ہم تین دن سے یہاں کھڑے ہیں اور ہم کسی کو نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ہمیں باقاعدہ ہدایات دی گئی ہیں اسکے بعد انکے بھانجے نیچے اترے ان کو پکڑ کر مارا گیا اسکے کپڑے پھاڑ دیئے گئے اسکے بعد دو تین گاڑیاں پیچھے تھیں جو شادی کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے ان سب کو مارا پیٹا اور باقاعدہ پتھراؤ اور ڈنڈے بازی ہوتی رہی۔ اسکے بعد انہوں نے ان سے request کی لیکن اسکو نظر انداز کیا گیا انہیں تھانے لے جایا گیا اور وہاں پر ان سے بداخلاقی اور بدتمیزی کی گئی۔

جناب والا ! یہ گزشتہ دو تین دن سے یہ عمل ہوتا جا رہا ہے۔ سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس ہاؤس میں منسٹر صاحبان نے یہ assurance دی تھی کہ ممبران کے ساتھ اس طریقے سے بدتمیزی نہیں کی جائے گی۔ لیکن کل کا واقعہ آپ کے سامنے ہے اقبال حیدر کا، آج پریویلج ہے حافظ حسین احمد کا، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے معزز ایوان کی بے

عزتی ہوئی ہے اسلئے اس پر جناب والا! بحث کی جائے اور مناسب انکے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمل جو ہے کوئی صحیح نہیں ہے۔ ٹھیک ہے اگر آپ preventive measure کے لئے اگر آپ جو کچھ کر رہے ہیں صحیح ہے یا غلط یہ الگ debate ہے لیکن اتنا تو دیکھنا چاہیئے کہ اس کار میں کون کون سے لوگ ہیں۔ آج صبح جب ہم اس ہاؤس میں enter ہو گئے تو کار پارک میں بھی بالکل اسی طریقے سے پولیس سرچ کرتی رہی اور دیکھتا رہا۔

جناب چیئرمین: حافظ صاحب یہ کس نے اور کسی آدمی کا نام بتائیں گے کہ یہ کس نے کیا ہے؟ آپ اگر خود بتادیں تو آسانی ہو جائیگی۔

جناب منظور احمد کچکی: جی وہ تھانے کے لوگ تھے۔

جناب چیئرمین: جی کوئی نام پتہ چلے کہ کون تھے تا کہ ایک specific ہو جائے ناں۔

جناب منظور احمد کچکی: سر یہ تو پریس میں اور ہر جگہ پر آچکا ہے۔ تو ہمیں تو اسکا پتہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کیونکہ گولڑہ تھانے میں، میں نے جب فون کیا تو انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ نہیں وہ چلے گئے ہیں۔

جناب منظور احمد کچکی: وہ تو جناب یہی کہتے ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں ہے کل ان کے بارے میں بھی یہی کہتے رہے ہیں۔ پولیس ہر وقت جو کچھ کرتی ہے اسکے بعد جب کوئی اتھارٹی ان سے پوچھے تو وہ انکار کر دیتے ہیں کہ جی ہم نے کچھ نہیں کیا ہمیں پتہ بھی نہیں ہے۔ اب ظاہر ہے FIR وغیرہ درج نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! جو جمہوری مظاہرہ ہو رہا ہے اسکے دوران گورنمنٹ نے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے اسکی تفصیل میں ہم نہیں جائیں

گے۔ لیکن ایک بات جناب والا! کہ جب پارلیمنٹ کے ممبر کے ساتھ یہ رویہ ہوا تو آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں ملک میں دوسرے لوگوں کے بارے میں انکے ساتھ کیا رویہ ہو گا مجموعی طور پہ اسلئے اس کیس میں واقعات یہ ہوئے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین : نہیں واقعات تو آگئے ہیں ناں۔ اگر حافظ صاحب خود بتا دیں تو بڑی آسانی ہو جائیگی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : کل حافظ صاحب شام کو میرے کمرے میں آئے اور انہوں نے مجھے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں واہ سے آرہا تھا تو جب پشاور موڑ پر آیا تو انہوں نے میری گاڑی کو روکا اور پھر میں نے ان کو بتایا کہ وہ بورڈ بھی لگا ہوا ہے اور میں سینیٹر ہوں حافظ حسین احمد ہوں۔ لیکن اسکے باوجود انہوں نے میرے بھانجے کو اتارا اور پھر مارا اور پھر اسکے بعد۔۔۔۔

جناب چیئرمین : بھانجے کو مارا کہ ان کو مارا؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں ان کو بھی جناب پھر لڑائی ہوئی اور اسکے بعد جناب والا! مزید باقاعدہ لوگ بھی جمع ہوئے۔ اور پھر حافظ صاحب کو وہاں سے لے کر تھانہ لے گئے۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ کون تھے ہم یہ کہتے ہیں جناب والا! کہ حافظ صاحب معزز رکن نے مجھے یہ کہا کہ مجھے گولڑہ تھانہ لے گئے اور وہاں رکھا اور پھر وہاں اس علاقے کے اسٹنٹ کمشنر یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ آئے اور پھر انہوں نے مجھ سے ایسے کاغذ لکھوانے کی کوشش کی کہ اس میں انہوں نے تمام جو کارروائی کی تھی وہ ایک قسم کی نفی ہو جاتی ہے اور پھر وہ کاغذ میں نے پھاڑ دیا میں نے کہا میں اس کاغذ پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں تھانے میں یہ ہے کارروائی۔ اس لئے ہم یہ یہاں عرض کریں گے کہ یہ مسئلہ پریولیج کمیٹی کو بھیجیں تا کہ وہ لوگ جو ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین : اگر حافظ صاحب خود بیان کر دیں تو آسانی ہو جائے گی فیصلہ کرنے میں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ایک منٹ ایک منٹ کوئی پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہیں ہے جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب حکومت اس طرف سے وضاحت کرے کہ جو ہمارے معزز رفقاء نے بات کی ہے اگر وہ انہیں oppose کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین : پریولیج موشن میں oppose کی بات نہیں ہوتی۔

حافظ حسین احمد : گزارش یہ ہے کہ کیا پارلیمنٹ اسلئے بنا ہے یعنی یہ پارلیمنٹ اگر اسلئے تشکیل دیا گیا ہے اس پارلیمنٹ کے باہر جا کر آپ دیکھیں آج کا یہ نیوز ہے جی۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد : یہ جی پارلیمنٹ ہاؤس کی عمارت کو بچا رہے ہیں پارلیمنٹ ہاؤس کے ارکان کی عزت نہیں بچے گی تو پارلیمنٹ ہاؤس نہیں بچے گا۔

جناب مائنل لاء کے عہد میں بھی پارلیمنٹ کی عمارت رہتی ہے لیکن اس وقت ممبران نہیں ہوتے اس لئے پارلیمنٹ کا استحقاق نہیں ہوتا۔ پارلیمنٹ کا استحقاق عمارت سے نہیں ہے پارلیمنٹ کا استحقاق اسکے معزز ممبران سے ہے۔ جناب آج میں اپوزیشن میں بیٹھا ہوں اقبال حیدر اپوزیشن میں بیٹھے ہیں کل چوہدری امیر حسین صاحب بھی اور چوہدری شجاعت بھی اپوزیشن میں ہوں گے۔ جناب چیئرمین ! آپ چیئرمین نہیں ہیں آپ اس وقت سینٹ کے ممبر ہیں اسکے بعد آپ چیئرمین بنے ہیں۔ نواز شریف بھی پہلے پارلیمنٹ کا ممبر ہے پھر وزیر اعظم بنا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے جناب مجھ پہ باقاعدہ طور پر ڈنڈے نکال کر انہوں نے حملے کئے ہیں اگر وہاں پر میرا بھانجا نہ ہوتا تو میرا سر پھوڑ دیتے۔ میرے بھانجے نے انگلیوں اور ہاتھوں سے روکا ہے۔ وہاں لوگ کھڑے ہو گئے گاڑیاں ساری کھڑی ہو گئیں انہوں نے انکو سمجھایا کہ حسین احمد سینٹر ہے انہوں نے مجھے پکڑ کر گاڑی میں ڈال دیا اور گولڑہ تھانہ میں لے گئے مغرب کی نماز میں۔۔۔۔

جناب چیئرمین : آپ کی گاڑی پہ وہ بورڈ لگا ہوا ہے ؟

حافظ حسین احمد : گاڑی پہ لگا ہوا تھا میں نے انہیں کہا کہ آپ دیکھ لیں انہوں نے کہا کہ ہم تین رات سے جاگ رہے ہیں ہمیں یہ حکم ہے کہ ہمارا باپ آجائے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی۔

حافظ حسین احمد : جناب آپ بات سنیں پھر اگر سننا چاہتے ہیں تو پھر پوری بات سنیں۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیں۔

حافظ حسین احمد : انہوں نے کہا کہ سینٹر کیا سینٹر کا باپ بھی آجائے ہم اسے نہیں چھوڑیں گے۔ اور اسکے بعد وہاں جو راہگیر تھے انہوں نے مزاحمت کی اور وہاں 20 منٹ تک ٹریفک جام رہا، اسکے بعد باقاعدہ طور پر مجھے ڈال دیا اور 15/16 آدمی جو بھی لڑکے جنہیں میں اکثریت کو نہیں جانتا تھا ان کو بھی انہوں نے اس گاڑی میں ڈالا اور اسکے بعد وہ چل پڑے وائرلیس پر انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے 15/16 آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور ایک آدمی کہہ رہا ہے کہ میں سینیٹر ہوں۔

اس وائرلیس پر انہوں نے پوچھا کہ اس کا نام پوچھیں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا میں تھانے میں جا کر نام بتاؤں گا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر کے بعد وہ چل پڑے۔ آگے جا کر انہوں نے پھر کہا کہ جو سینٹر ہے اسے نیچے اتار دیں باقی کو تھانے لے جائیں۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور کہا آپ اتریں۔ میں نے کہا اگر آپ نے مجھے اتارا تو مجھ سے برا نہیں ہو گا۔ میں ان لوگوں کو جنہوں نے میری وجہ سے مزاحمت کی ہے میں انہیں چھوڑ کے نہیں جا سکتا۔ پھر اس وائرلیس پر انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر انہیں بھی شوق ہے تو انہیں بھی لے آئیں۔ مجھے گولڑہ تھانے میں لے گئے۔ تھانے میں انہوں نے کہا کہ ان کو الگ ادھر بند کریں۔ میں نے کہا میں انہی کے ساتھ بند ہوں گا۔ انہوں نے کہا نہیں ہم انہیں بٹھائیں گے۔ پھر انہوں نے وہاں بٹھا دیا اور اس کے بعد میں نے وہاں پر موبائیل ٹیلیفون پر کوشش کی اور عبداللہ شاہ صاحب کو بتایا۔ اس کے بعد میرے پاس آپ کا نمبر نہیں تھا میں نے کہا انہیں کہ آپ کو اطلاع دے دیں اس کے بعد ہم نے مغرب کی نماز مولانا عبدالرزاق عزیز جو جے یو آئی کے چیف آرگنائزر ہیں ان کے ساتھ

پڑھی، وہ بھی ساتھ تھے۔ میرا بھانجا تھا، ماموں زاد بھائی تھے، یہ سارے کے سارے تھے۔ ہم نے وہاں نماز پڑھی۔

اس کے بعد اے سی صاحب تشریف لائے۔ محمد علی یا علی محمد شائد ان کا نام تھا۔ وہ آئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ ہم آئے ہیں کیا مسئلہ ہے۔ میں نے پوری تفصیل انہیں بتا دی۔ انہوں نے وہاں ایک پولیس افسر کو بلایا اور اس نے مجھے ایک کاغذ لے کر کچھ لکھنا شروع کیا۔ انہوں نے کہا کہ جی ہم نے یہ لکھا ہے۔ میں نے کہا آپ نے کیا لکھا ہے۔ انہوں نے میری طرف سے لکھا۔ کاغذ ان کا قلم ان کا، تھانے میں میں بیٹھا ہوں اور وہ لکھ رہے ہیں کہ میں سینٹر حافظ حسین احمد فلاں جگہ پر میں پہنچ چکا تھا اور مجھے انہوں نے روک دیا۔ میری جانب سے لکھا کہ مجھے پولیس نے روکا۔ اور پولیس سے غلط فہمی ہوئی۔ غلط فہمی کی بنا پر تلخی ہوئی اور ہم نے معاملہ رفع دفع کیا اور انہوں نے کہا کہ آپ اس پر سائن کریں۔ میں نے کہا جناب آپ میری طرف سے نہ لکھیں۔ آپ اپنی طرف سے لکھیں کہ ہم نے حافظ حسین کی گاڑی کو روکا۔ وہ خود چلا رہے تھے۔ اس پر سینٹر کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنی شناخت کرائی۔ انہوں نے اپنا کارڈ دکھایا۔ دروازہ کھول کے انہیں اتارنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے بعد یہ تمام جھگڑا ہوا اور ہم انہیں لے کر آ گئے اور یہ دفعہ حسین احمد پر لگا اور یہ دفعہ اس پولیس کے عملے پر لگا ہے۔ اس کے بعد ہم مصالحت کی بات کریں گے۔ انہوں نے کہا جی ہم یہ نہیں لکھ سکتے۔ میں نے وہ پھاڑ دیا۔ اس کے بعد وہ پھر باہر چلے گئے۔ نہ جانے کن سے انہوں نے بات کی۔ پھر آئے۔ میں نے کہا کہ جب تک ان لوگوں کو جو میری وجہ سے اندر ہیں رہا نہیں کریں گے میں رہا نہیں ہوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے گاڑیاں منگوائیں اور ایس پی صاحب نے خود مجھے پہنچایا۔ مگر میری گاڑی وہیں کھڑی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ ان میں سے ایک جو میرا بھانجا ہے یا ماموں زاد ہے اس کو گاڑی میں رہنے دیں۔ انہوں نے اس کو بھی گریبان سے پکڑا۔ اس کے کپڑے پھٹ گئے اور انہوں نے کہا کہ نہیں گاڑی وہاں پر کھڑی رہے گی۔ آپ میں سے کوئی نہیں ہو گا اور تمام کو انہوں نے اس میں ڈال دیا۔ جناب چیئرمین صاحب اگر ایک پارلیمنٹ کے

رکن کے ساتھ یہ حشر ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج پھر پورے ملک میں کس کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین : میں ذرا انٹیرئر منسٹر صاحب سے پوچھ لوں۔ کیوں جی انٹیرئر منسٹر صاحب کیا آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین : میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیشہ ہم یہ کہتے رہے ہیں کہ جہاں تک پارلیمنٹ کے ممبروں کی عزت کا تعلق ہے اور ان کے وقار کا تعلق ہے، ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ اس کو برقرار رکھیں۔ اسی لئے میں نے شروع میں کہنے کی کوشش کی ہے کہ مجھے موقع دیں میں صرف ایک منٹ میں اس کی تفصیل بتانا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد جیسے آپ کہیں اس کو پریویلج کمیٹی میں بھیجیں تو زیادہ مناسب رہے گا۔ تا کہ وہاں پر کئی اور چیزیں بھی سامنے آسکیں۔ یہاں پر میں تلخی پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ جناب والا! واقعہ یہ ہے کہ کشمیر ہائی وے پر ایک پک اپ جس میں دس پندرہ آدمی سوار تھے، حافظ صاحب بھی ان کے ساتھ تھے۔ گزر رہی تھی۔ وہ باہر بھی لٹکے ہوئے تھے۔ ایس ایچ او نے ان کو رکنے کا اشارہ کیا مگر وہ وہاں نہ رکے۔ ایس ایچ او نے چیک پوسٹ جی ٹین پر اطلاع دی جس پر ایک پک اپ کو وہاں روکا گیا۔ گاڑی میں سے کچھ آدمی نیچے اترے جن کے ساتھ تکرار ہوا کہ آپ گاڑی لے کر کیوں بھاگے۔ اس میں سے ایک شخص نے جس کے ہاتھ میں لوہا نما ایک ڈنڈہ تھا یا راڈ تھا ایک سپاہی کے سر پر مارا۔ جس سے وہ صرف زخمی ہی نہیں ہوا، وہ جناب والا! میرے آفس میں بیٹھا ہوا ہے، پانچ ٹانکے اس کے سر کے اوپر لگے ہوئے ہیں۔ آپ کسی آدمی کو بھیج کر ملاحظہ فرمالیں تو پتہ چل جائے گا۔ یہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ حافظ صاحب کو بھی مارا گیا ہے۔ اسی ہاؤس میں کہا ہے۔ حافظ صاحب نے خود اس کی تردید اس لئے نہیں کی کیوں کہ وہ میرے خیال میں دیندار آدمی ہیں، غلط بیانی سے نہیں کام لینا چاہتے۔ اس واقعے کے بعد حافظ صاحب نے بتایا کہ وہ سینٹر ہیں۔ اس کی اطلاع فوری طور پر وائرلیس کے ذریعے پولیس کے اعلیٰ حکام کو دی گئی۔ جنہوں نے یہ کہا کہ چونکہ حافظ صاحب سینٹر ہیں اس لئے ان کو جانے دیا جائے۔ دوسرے لوگوں کو

جنہوں نے پولیس پر حملہ کیا تھا تھانہ گولڑہ لے جایا گیا۔ حافظ صاحب نے اصرار کیا کہ اگر ان کے آدمیوں کو تھانہ لے جایا گیا تو وہ بھی ساتھ جائیں گے۔

جناب چیئرمین: یہ بات تو وہ خود بھی تسلیم کر چکے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین: جی ہاں تسلیم کر چکے ہیں۔ حافظ صاحب کے تھانے پہنچنے پر اسسٹنٹ کمشنر اور اے ایس پی فوری طور پر وہاں پہنچ گئے۔ اور حافظ صاحب کو باعزت طور پر ایس ایچ او کے کمرے میں بٹھائے رکھا اور چائے بھی پیش کی گئی۔ ان کے اصرار پر کہ وہ اپنے آدمی لئے بغیر وہاں سے نہیں جانا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ جتنی دیر تک میرے آدمی ساتھ نہیں جائیں گے میں نہیں جاؤں گا۔ انہیں کے اصرار پر، چونکہ وہاں سپاہی بھی زخمی ہوا تھا جس کے متعلق کیس بھی رجسٹر کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ان کے اصرار پر وہاں پر حکام بالا نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے آدمیوں کو بھی جانے دیا جائے اور ان کے ساتھ جو آدمی زخمی ہے اس کو بھی جانے دیا جائے۔ یہاں پر میں جناب والا! یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ بے شک اسے پریویلج کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔ لیکن جو حقائق تھے وہ میں نے بیان کر دیئے ہیں۔ جناب والا! اگر پولیس والے کو زخمی کرنے کے باوجود آپ کہتے ہیں کچھ نہ کیا جائے تو ہم کچھ نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب بادی النظر میں میرے خیال میں ان کے بیان کو وقعت دینی چاہیئے اور خصوصاً یہ کہ جب وہ تھانے میں پہنچ گئے تو ان کو کہا گیا کہ اس کاغذ پہ دستخط کر دیں۔ میں اس کو ان آرڈر ڈکلیئر کرتا ہوں اور It will go to the Privileges' Committee.

چوہدری شجاعت حسین: ہم تو پہلے ہی کہتے ہیں کہ اسے پریویلج کمیٹی میں بھیجا جائے، ہم تو اپوز ہی نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین: بل میں ہاؤس کو پٹ کرتا ہوں، ہاؤس جو فیصلہ کرے۔ جی یحییٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar : I am on a point of order but I beg you to allow me to make a statement.

Mr. Chairman : Yes please explain.

Mr. Yahya Bakhtiar : That a large scale arrests are taking place. Every where people are harassed, under which law? Under Section 144 as I understand, you can only fine a person two hundred rupees or a trial before a Magistrate. It is bailable offence you cannot arrest him, you wanted to take him *Thana*. You cannot take Hafiz Sahib or anybody to go to *Thana*. This is taking place throughout country. Sir, I very humbly request them, beg them the power that be please do not make another Jalianwala Bagh in Liaqat Bagh. This is going to happen, they are determined to do it. I request them, it is a very serious matter, let the march come. It is a peaceful march, it is a democratic march, nothing is going to happen which is going to affect the law and order situation in the country. Please think it over, and the journalists, the majority of them still outside. They did not come back. So under these circumstances, I request that I protest, under a protest I have come here, requested them to do it and till they do that, I will walk-out.

جناب چیئرمین : آپ چوہدری صاحب کی سٹیٹمنٹ سنیں گے، پھر واک آؤٹ کر جانا۔ جی چوہدری امیر حسین صاحب۔

چوہدری امیر حسین : جناب گزارش یہ ہے کہ اس وقت سینٹ کا بھی اجلاس ہو رہا ہے اور یہاں پر یولیج موشن پینڈنگ ہے جس پہ بحث ہو رہی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ دفعہ ۱۴۴ پنڈی کی ڈسٹرکٹ میں بھی لگا دی گئی ہے اور اسلام آباد میں بھی۔ ایک تو یہ ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کے قانون کو توڑنا جرم ہے۔ جو بھی اس قانون کو توڑے گا اس کو اس قانون کے تحت گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ دوسرا جناب والا! ہمارا یہ موقف ہے کہ آئین کے اندر رہتے ہوئے ایسوسی ایشن کا رائیٹ تو حاصل ہے۔ لیکن subject to reasonable restrictions اور ہمارا یہ موقف ہے کہ چونکہ آئین کے خلاف، جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کے لئے اور پارلیمنٹ ہاؤس کا گھیراؤ کرنے کے لئے اور یہاں دھرنا مار کے بیٹھنے کے لئے، اس وقت تک جب تک کہ dualy elected گورنمنٹ کو یہ ختم نہیں کرتے، یہاں بیٹھے رہنا اور پریس کے مطابق ڈنڈے سوٹے اور مسلح ہو کے مارچ کرنا اور دو جگہ ریڈ

کر کے، سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے وہ اسلحہ بھی برآمد کیا جو کہ کل ٹیلی ویژن پر پوری قوم نے دیکھا۔ چونکہ یہ غیر آئینی اقدامات کرنا چاہتے ہیں۔ ملک کے قانون کو توڑنا چاہتے ہیں۔ جمہوری اداروں کو توڑنا چاہتے ہیں۔ یہ ٹی وی سٹیشن پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ پریذیڈنٹ ہاؤس پہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ پارلیمنٹ ہاؤس کا گھیراؤ کرنا چاہتے ہیں اور آئین کی خلاف ورزی کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے حکومت کے خلاف ایک طریقے سے اعلان جنگ اور سول نافرمانی کی ہے اور حکومت نے حلف اٹھایا ہے اور پارلیمنٹ کے ہر ممبر نے، خواہ وہ چیئرمین ہو خواہ وہ سینیٹر ہو، خواہ ایک این اے ہو، خواہ پرائم منسٹر ہو، خواہ پریذیڈنٹ ہو، اس نے یہ حلف اٹھایا ہوا ہے کہ وہ آئین کا تحفظ کرے گا۔ یہ آئین کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور حافظ صاحب کی پریویلج موشن یہاں پینڈنگ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو پھینک دیا جائے۔ چنانچہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر وہ شخص جو قانون کو توڑے گا، جو آئین کو توڑے گا، جو اس ملک میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرے گا، جو لوگوں کے جان و مال سے کھیلنے کی کوشش کرے گا جو پارلیمنٹ کا گھیراؤ کرنے کی کوشش کرے گا اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین : بس ٹھیک ہے۔ بات ہو گئی ہے۔ ان کا جواب سن لیں گچکی صاحب ایک چیز کو مکمل ہو لینے دیں۔ پھر آپ کی بات سن لیں گے۔ ان کی سٹیٹمنٹ کا جواب آئے۔ ان کو سٹیٹمنٹ دینے دیں۔ ایک بات ختم ہو گئی تو دوسری ہو گی۔

جناب منظور احمد گچکی : میں پہلے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

Mr. Chairman : Leader of the Opposition is on his legs. He is your leader. He is Leader of the Opposition. Please let him make a statement. Ghichki Sahib please let him make a statement then I will ask you to make a statement.

Yes Leader of Opposition.

Mr. Yahya Bakhtiar : Thank you Sir. Sir I will again say that....

جناب چیئرمین : یعنی پوائنٹ آف آرڈر ایسی چیز نہیں ہوتی کہ جس کو مرضی کھڑے ہو کر کہہ دے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ I have to allow it and I will not allow it when the Leader of Opposition has got the floor.

Mr. Yahya Bakhtiar : Sir I ask the Honourable Minister for Parliamentary Affairs, please do not make these allegations, they are absolutely wrong, they are absolutely false. Who is going to capture the Parliament House, the President House, the Prime Minister House? This is a peaceful protest and again request them please let it come, do not allow the law and order situation take place I am as an old man and make this request do not create a situation that you be sorry for the country be sorry for. Thank you very much.

چوہدری امیر حسین : جناب والا! میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : پہلے کچکی صاحب کو سن لیں پھر آپ دے دیں۔

جناب منظور احمد کچکی : جناب والا! وزیر موصوف نے ایک ایسی بات کی جو تقریباً allegation ہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ملک کے اندر لوگوں کا تحفظ نہ ہو۔ جب ملک کے اندر ڈیمو کریٹک آرڈر کو گورنمنٹ خود ڈسٹرب کرنے کی کوشش کرے اور یہ کہنا شروع کر دے کہ جی کہ لوگوں نے حلف اٹھایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑی ذمہ داری گورنمنٹ پر آتی ہے کیونکہ آرٹیکل ۱۵-۱۶-۱۷-اور ۱۹ کے تحت انہوں نے حلف اٹھایا ہے اس لیے ان کے تحت آپ کہیں بھی اسمبل ہو سکتے ہیں۔ کہیں بھی اپنی speech deliver کر سکتے ہیں۔ اور آپ نے اس کا حلف اٹھایا ہوا ہے۔ سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ کہتے ہیں جی پنڈی میں ۱۴۴ ہے۔ یہاں ۱۴۴ ہے۔ دو دن سے بلوچستان میں ۱۴۴ تو نہیں لگا ہوا تھا۔ دوسری جگہوں پر ۱۴۴ نہیں تھا بلکہ وہاں پر یہ ہو گیا کہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور لوگوں کو مارا پیٹا گیا، شیلنگ کی گئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کون سی آفت ٹوٹ پڑتی اگر یہاں پر یہ لوگ آجاتے اسلام آباد یا پنڈی میں gathering کرتے جلسہ جلوس ہوتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا بنیادی حق ہے۔ کچھ بھی نہیں ہونا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی باشعور شخص خواہ وہ اپوزیشن میں ہو یا treasury

benches میں ہو۔ اگر وہ پارلیمنٹ ہاؤس پر حملہ کرتا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس پر حملہ کرنے تو اس کی ملک کے اندر اپنی ریپوٹیشن خراب ہو جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ عوامی دباؤ سے ڈر گئے ہیں۔ اس لیے آپ نے یہ terrorism state terrorism شروع کیا ہے۔ ہم سب اسے condemn کرتے ہیں۔ میں باقی تمام اپوزیشن کے ممبران سے کہتا ہوں ان تمام حرکات کے خلاف احتجاجاً یہاں سے سینٹ سے واک آؤٹ کریں۔

(اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی)

جناب چیئرمین: جی جناب مندوخیل صاحب۔ مندوخیل صاحب کی بات بھی سن لیں۔ محمد علی خان صاحب ان کو بلائیں یہ واک آؤٹ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! پارلیمانی امور کے وزیر صاحب نے اس طرح غلط بیانی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کوشش کریں یہ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: میں بھی جا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: میری تو درخواست ہو گی کہ کوئی بھی نہ جائے۔ ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! جناب وزیر صاحب نے جس طرح غلط بیانی سے کام لیا۔ With due respect کہ جہاں لوگ جمہوری حقوق کا استعمال کریں وزیر صاحب پارلیمانی امور پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر اس کے بارے میں اتنی غلط بیانی سے کام لیں۔ ایک طرف تمام ملک میں دہشت، State terrorism ہزاروں لوگوں کو بلکہ دسیوں ہزاروں کو گرفتار کیا اور پھر ساتھ یہ غلط بیانی پارلیمنٹ میں کہ صدر ہاؤس پر قبضہ پارلیمنٹ پر قبضہ۔ کون سا شخص ایسا ہے آپ کہتے ہیں کہ ڈنڈے اٹھا کے state پر قبضہ کرتے ہیں یہ کون شخص مان سکتا ہے۔ اس لیے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وزیر پارلیمانی امور کو reasonable ہونا چاہئیے کیونکہ وہ مجموعی طور پر نہیں ہیں۔ اس لئے میں ان کے

رویہ کے بھی خلاف کہ جو ذمہ داری ان کو سونپی گئی ہے اسے مسخ کر کے پیش کرنا۔ اور ملک میں جو terrorism اس وقت انہوں نے کیا ہے عوام کے مظاہروں کے خلاف اس پر میں احتجاج کرتا ہوں اور اپوزیشن کے ساتھ مل کر میں بائیکاٹ کرتا ہوں۔

(جناب عبدالرحیم خان مندوخیل واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: جی جناب طارق چوہدری صاحب کی سن لیں پھر آپ سب کی سن کر ایک بیان دے دیں۔ جی طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین بجا طور پر گچکی صاحب نے آپ کی توجہ مبذول کروائی آرٹیکل ۱۵-۱۶-۱۷ read with ۱۹۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب انہوں نے بھی حلف اٹھایا ہے آئین کے مطابق اور دوسرے ممبروں نے بھی حلف اٹھایا ہے آئین کو protect کرنے کر لیے تو کیا یہ آرٹیکل اس وقت آئین میں سے suspend کر دیئے گئے تھے، نکال دیئے گئے تھے۔ اس کے بغیر حلف اٹھایا ہے؟ دوسری چیز یہ ہے کہ اگر فرض کر لیں اس بات کو مان لیا جائے کہ واقعتاً اپوزیشن کے بڑے مذموم ارادے تھے اور ان کو ان کے ارادوں کا پہلے سے علم ہو گیا تھا۔ لہذا ان کو ان کے ارادوں کا علم ہو گیا تھا اور انہوں نے اسلام آباد کو محفوظ بنانے کے لیے پورے انتظامات کیے اور انہوں نے ناجائز اسمبلی کو روکنے کی لیے دفعہ ۱۴۴ لگا دی۔ اگر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی جائے تو لوگوں کو گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ اس حد تک اس کو مان لیتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو protest کرنا چاہتے تھے وہ لوگ جو یہاں پر دھرنا مارنا چاہتے تھے۔ ان کے راستے کو روک دیا گیا۔ اگر اسے ہم ایک لمحے کے لیے جائز بھی تسلیم کر لیں تو جناب چیئرمین میرا یہ مشاہدہ ہے۔ میں کل اپنے ایک دوست کے ساتھ مری گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا ہوں تو عام مسافر بسوں کو روک لیا گیا۔ لوگوں کو وہاں سے اتار لیا گیا۔ اٹک کے پل سے آگے کوئی آدمی سفر نہیں کر سکتا۔ جہلم کے پل پر ٹریفک رکی ہوئی ہے اسی طرح اسلام آباد ہی نہیں، اس طرف آنے والا جتنا flow ہے اسی طرح گوجر خان کے ریلوے سٹیشن پر جو ٹرینیں نہیں رکتی ہیں ان کو بھی روکا گیا ہے۔ ان سے بھی مسافروں کو اتارا گیا ہے۔ یعنی سوال

یہ ہے کہ پورے ملک کی mobility کو ختم کر دیا گیا ہے۔ پٹرول پمپ بند کر دیئے گئے ہیں۔ بسیں روک لی گئی ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو protest کرنا چاہتے تھے۔ ناجائز طور پر اسمبل ہونا چاہتے تھے ان کے راستے کو تو آپ نے روک لیا لیکن وہ لوگ جو جائز طور پر اپنا سفر جاری رکھنا چاہتے تھے۔ ان کو کس جرم کی سزا دی گئی ہے۔ کیا ان کو روک کر آئین کی، جس کی انہوں نے قسم کھائی تھی، جس کے تحفظ کا انہوں نے حلف لیا تھا۔ کیا ان کو روک کر، ان کے جو بنیادی حقوق ہیں، ان کی خلاف ورزی انہوں نے نہیں کی ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ جی جناب احسان شاہ صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سید احسان شاہ : جناب میری گزارش یہ ہے کہ یہ لانگ مارچ ہے کیا۔ یہ صرف اسلام آباد میں کیوں ہو رہا ہے۔ یہ کراچی میں کیوں نہیں ہو رہا یہ کوئٹہ میں کیوں نہیں ہو رہا۔ اور لیاقت باغ سے سیدھا یہاں کیوں آرہے ہیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ جی جناب منسٹر فار پارلیمنٹری افیئر۔

چوہدری امیر حسین : جناب بڑی اچھی بات ہوتی اگر دوست یہاں موجود ہوتے۔ جناب حکومت نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ ان کو آئین کے اندر رہتے ہوئے وہ حق دیا جائے جو کہ دیا جا سکتا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین صاحب نے کئی دفعہ، جو لیڈر شپ ہے، پی ڈی اے کی اور افتخار گیلانی صاحب کا میں نام لے سکتا ہوں ان سے رابطہ کیا کہ آپ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں اور طے کریں کہ کون سے روٹ سے آپ گزرنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ مجھے دو تین گھنٹے کا ٹائم دیں اور انہوں نے اپنی ٹاپ موسٹ لیڈر شپ سے پوچھا۔ اپنی چیئرپرسن سے پوچھا She refused انہوں نے کہا کہ ہم تیار ہی نہیں۔ چنانچہ ایک طریقہ کار ہے۔ اور جہاں تک آرٹیکل ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ کا ذکر کرتے ہیں تو میں نے آرٹیکل پڑھے ہیں فاضل دوستوں نے بھی پڑھے ہیں اس میں بڑا کلیئر ہے ۱۶ کے تحت، آرمز لے کر نہیں جا سکتے۔ اور جناب اسلام آباد سے ہاؤس میں وزیر داخلہ نے اعلان کیا کہ ابھی جا کر دیکھ

لیں کہ وہاں سے ڈنڈے برآمد ہوئے یہ Across the ایمبیسی روڈ سے ان کے آفس سے۔ اور آپ نے اخبار میں دیکھا اور ہم سب نے دیکھا کہ ہمارے ایک honourable member، جو اس ہاؤس کے ممبر ہیں وہ ڈنڈا لیے کھڑے ہیں۔ چنانچہ جناب والا! تشدد کے ساتھ، Arm کے ساتھ مسلح ہو کر اور یہ کہتے ہیں کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ ہم دھرنا مار کر بیٹھنا چاہتے تھے گھیراؤ جلاؤ کرنا چاہتے تھے وہ تو پورا پاکستان کا پریس بھرا ہوا ہے چھین لو، حاکموں سے چھین لو، یہ دھرنا مار کر بیٹھ جاؤ۔ گھیراؤ کرو۔ اس پاکستان کے پریس اور فارن پریس کے بعد بھی اگر کسی کو یہ بات نظر نہیں آتی کہ ان کے عزائم کیا تھے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی افسوسناک بات ہے اس لیے قانون کے مطابق اقدامات کیے گئے ہیں۔

Mr. Chairman : اب انکا جو موشن ہے، I will put it to the House.

It has been moved by Ch. Amir Hussain that the legislative business of the House which pertains to the Indus River System Authority Bill, be taken up on priority basis with reference to the other business of the House.

(The motion was adopted)

LEGISLATION

Mr. Chairman : So now we will take up legislative business. Item No.3 — Yes Shahzad Gul Sahib.

جناب شہزاد گل : جناب والا! پہلی ریڈنگ ۲۷ اگست کو شروع ہوئی تھی میں نے اس وقت بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا لیکن چوں کہ اس وقت ریکوزیشن کے متعلق آپ اپنی judgement سنانا چاہتے تھے اس وجہ سے وجہ سے وہ ادھورا رہ گیا پھر اس کے بعد میں نے ترمیمات دی تھیں اس وقت وہ ترامیم جو تھیں وہ ابھی ایوان کے سامنے بھی نہیں آئی تھیں اور ایوان ملتوی ہو گیا تھا اب میری چوہدری امیر حسین صاحب کے ساتھ بات ہوئی ہے اور لیڈر آف دی ہاؤس نے بھی request کی ہے چوں کہ میری کافی ترمیمیں

ہیں، کہ میں یہ ترمیمیں پیش نہ کروں پھر میری پارٹی کے غلام احمد بلور اور اجمل خٹک صاحب کے ساتھ بھی چوہدری صاحب نے بات کی تھی اور بلور صاحب نے بھی مجھے ہدایت کی ہے کہ میں وہ ترامیم پیش نہ کروں لہذا اب میں ترامیم پیش نہیں کرتا یہ میری پارٹی کی کمٹمنٹ ہے ان کے ساتھ لیکن جس طرح کہ چوہدری صاحب نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے میں ایوان کے فلور پر چند ایک باتوں کی یقین دہانی ان سے چاہتا ہوں ایک بات یہ ہے کہ ہمیں اس بات کا خدشہ ہے کہ Water Accord جو تھا وہ چاروں صوبوں کا---- یہ ایک دیرینہ لاینحل مسئلہ تھا، پیچیدہ مسئلہ تھا۔ ۶ کمیشن مقرر ہوئے تھے لیکن کوئی ایک کمیشن بھی متفقہ فارمولے پر نہیں پہنچ سکا تھا اس مرتبہ وزیر اعظم صاحب کی good will پر چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ بیٹھے ان کے ساتھ وزراء بھی تھے وزرائے آب پاشی بھی تھے فنانس منسٹرز بھی تھے ان کے ساتھ ماہرین بھی تھے اور انہوں نے باہمی افہام و تفہیم کے ساتھ، رضامندی کے ساتھ، خوشی کے ساتھ ایک متفقہ فارمولہ تیار کیا اور اس پر دستخط کیے۔ ۱۶ مارچ ۱۹۹۱ء کو اور واٹر ریکارڈ جو ہے وہ عمل میں آیا۔

جناب چیئرمین: آپ یقین دہانی کس پر چاہتے ہیں وہ بات کریں۔

جناب شہزاد گل: جناب والا! وہی بات کرتا ہوں جناب والا! چوں کہ water accord باہمی افہام و تفہیم کے ساتھ ہوا تھا تو چاہیئے یہ تھا کہ جس طرح واٹر ریکارڈ چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے بیٹھ کر افہام و تفہیم سے مرتب کیا تھا تو چاہیئے تھا کہ یہ اتھارٹی جو بننے والی تھی اس کو implement کرنے کے لیے اتھارٹی جو تشکیل دی جا رہی تھی وہ اتھارٹی بھی چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ کو بیٹھا کر چاروں صوبوں کے وزرائے آبپاشی کو بیٹھا کر چاروں صوبوں کے ماہرین کو بیٹھا کر اس اتھارٹی کو تشکیل دیا جاتا تو کسی کو اس پر اعتراض نہ ہوتا اب ایکارڈ چاروں صوبوں کے مابین ہوا۔ اتھارٹی جو ہے وہ چاروں صوبوں میں پانی کی تقسیم کرے گی تو اس میں فیڈرل حکومت کہاں سے آ گئی ہمیں ایک اعتراض یہ ہے۔

جناب چیئرمین: آپ یقین دہانی کس پر چاہتے ہیں۔

جناب شہزاد گل : یقین دہانی یہ چاہتے ہیں کہ یہ اتھارٹی جو ہے یہ چاروں صوبوں کے نمائندوں پر مشتمل ہو اس میں فیڈرل حکومت نہ ہو فیڈرل حکومت کا نمائندہ جو ہے اس کا مشیر جو ہے انجینیئرنگ ایڈوائزر جو ہے وہ بیٹھے لیکن اس کا ووٹ نہ ہو وہ observe کرے وہ ہدایت دے لیکن یہ ہے کہ فیڈرل حکومت کو اتھارٹی کی تشکیل میں اس کو ووٹ کا حق نہ ہو۔ فیڈرل حکومت اگر نمائندہ بٹھائے بھی تو اتھارٹی کے فیصلوں میں فیڈرل حکومت کے نمائندے کو ووٹ کا حق نہ ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو فیصلے اتھارٹی کرے اس میں صوبوں کو اس کو چیلنج کرنے کا اختیار نہیں ہے اگر کسی صوبے کو اتھارٹی کے فیصلے پر اعتراض ہو تو وہ کونسل آف کامن انٹرسٹ کے پاس ریفرنس کر سکتا ہے لیکن اگر مشترکہ مفادات کونسل کی کوئی میٹنگ ہی نہ آئے جناب والا ! آپ کو تو معلوم ہے کہ مشترکہ مفادات کی کونسل کی میٹنگ تو ابھی ۱۹۹۱ء میں آئی ۱۹۷۳ء سے لے کر ۱۹۹۱ء تک مشترکہ مفادات کی کونسل کی میٹنگ ہی نہیں ہوئی تھی تو اب اگر میرے صوبے کو کسی فیصلے پر اعتراض ہے اور مشترکہ مفادات کی کونسل میں، میں ریفرنس پیش بھی کروں اور اس کی میٹنگ نہیں ہوتی تو مجھے آزادانہ طور پر اس فیصلے کو چیلنج کرنے کا حق نہیں ہے اس بل میں، تو صوبوں کو اتھارٹی کے فیصلوں کو چیلنج کرنے کا حق دیا جائے۔ ایک اور بات یہ ہے کہ ایکارڈ اور اتھارٹی دونوں کا آپس میں تقابلی ملاحظہ کیا جائے ایکارڈ میں جو کچھ ہے ایکارڈ سے باہر اتھارٹی کے اختیارات نہیں ہونے چاہیئں خصوصاً ہائیڈرو پاور Arrangement سیکشن ۸ میں، اس بل کی clause ۸ میں اتھارٹی کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ ہائیڈرو پاور Arrangement کے متعلق بھی فیصلے کرے تو ہمیں یہ خدشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس کے تحت وہ کچھ اور متنازعہ مسائل سامنے نہ لے آئیں اس وجہ سے جو بل میں اتھارٹی کے اختیارات ہیں وہ ایکارڈ کے مطابق ہوں ایکارڈ سے باہر نہ ہوں ایکارڈ کے دائرے سے باہر نہ ہوں اس کے مطابق ہونے چاہیئں۔

جناب والا! آخری بات یہ ہے کہ اس اتھارٹی کی رپورٹ جو ہے وہ صوبائی حکومت کو پیش کی جائے گی فیڈرل حکومت کو پیش کی جائے گی اس اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی اس کی جو بھی یعنی رپورٹ ہے وہ پارلیمنٹ کے سامنے لائی جائے سینٹ کے سامنے اور نیشنل اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے سامنے تاکہ اتھارٹی نے سال کے دوران جو کارکردگی کی ہے وہ کارکردگی منتخب ممبران کو بھی معلوم ہو کہ واقعی اتھارٹی جو ہے وہ ٹھیک طریقے سے کام کر رہی ہے اتھارٹی جو ہے وہ اپنے دائرے اور اپنے اختیارات کے مطابق کام کر رہی ہے میں یہی تھوڑی سی یقین دہانی چاہتا ہوں کہ اس وقت بل تو پاس ہو جائے گا لیکن بعد میں اگر کسی ترمیم شدہ بل جو ہے بعد میں آئے اور ہمارے ان خدشات کو ہماری ان ترامیم کو اس میں سمو دیا جائے اس میں جگہ دی جائے تو یہ ہے کہ صوبوں کے مابین جو افہام و تفہیم اس وقت پیدا ہوئی ہے اس ایکارڈ کے ذریعے اس میں خلل پیدا نہ ہو اس میں بعد میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو صوبوں کے درمیان نفرتیں پیدا نہ ہوں اور جو اچھی فضا ہے وہ قائم رہے اس وقت راجہ نادر پرویز بھی موجود ہیں اگر یہ یقین دہانی ہو جائے تو میں ترامیم پیش نہیں کرنا چاہتا صرف یقین دہانی چاہتا ہوں۔

جناب محمد ابراہیم خان: جناب والا! میں معزز رکن شہزاد گل کی ہر بات کی تائید کرتا ہوں مزید میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۷۳ کے آئین کے مطابق ان محکموں کو صوبوں کی طرف منتقل ہونا تھا۔ ۱۹۷۳ کے بعد اب تک ۱۹ سال گزر گئے دس سال کے اندر اندر ان محکموں کو صوبوں کی طرف جانا تھا یہ فیڈریشن ابھی تک ہمارے ان شعبوں کو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ہے میں خود اس کو بذات خود غیر آئینی سمجھتا ہوں اور ان کے ایسے فیصلے جو ہماری صوبائی خود مختاری کے خلاف ہوں ہم ان کے قائل ہیں اور نہ مانتے ہیں تو ازراہ مہربانی یہ کیا جائے کہ انڈس واٹر اتھارٹی جو بنائی جا رہی ہے اس کے کوئی بھی فیصلے جب تک کہ صوبوں کو راضی نہیں کیا جاتا جب تک صوبے اس کو قبول نہیں کرتے ایسے کسی فیصلے کو ہم قبول نہیں کرتے تو اس کے لیے جیسا کہ شہزاد گل صاحب نے فرمایا کہ صوبوں سے consensus لینا بہت ضروری ہے نہیں تو پھر تلخی کی بات آجائے گی اور اور یجنل ایکارڈ کی مخالفت کرنا لوگ شروع کر دیں گے۔

سید اشتیاق اظہر : جناب والا ! چونکہ میرا تعلق سندھ سے ہے جو چیزیں بھی آئین میں دی گئی ہیں جو فیصلے ہم آہنگی سے ہوئے ہیں ان کو برقرار رکھنے کے لیے میں سمجھتا ہوں وزیر پارلیمانی امور کو یہ assurance دلانی چاہیئے کہ اس وقت صوبوں کے درمیان افہام و تفہیم کی فضا موجود ہے اس حوالے سے وہ قائم رہے۔ میں یہی بات کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : سید فصیح اقبال صاحب اختصار کے ساتھ۔

سید فصیح اقبال : جناب والا ! معزز رکن جن کا تعلق سرحد سے ہے جن خدشات کا اظہار کیا ہے وہی خدشات بلوچستان کے بھی ہیں اس میں وفاق کی بالادستی نہ ہو جس جذبے اور خلوص کے ساتھ وفاق نے چاروں وزراء اعلیٰ کے درمیان فیصلہ کیا تھا تب یہ صحیح طور پر عکاسی ہوتی تھی کہ چاروں صوبائی وزراء اعلیٰ بیٹھ کر آپس میں ۵۰ سال کے بعد جو فیصلہ کرسکتے ہیں بیورو کریسی نہیں کر سکتی تو ہمیں واپڈا سے نجات دلایا جائے اس میں کسی قسم کا بلواسطہ یا براہ راست واپڈا کا کوئی تعلق نہ ہو یہ autonomous authority ہو اس کا تعلق صوبائی وزراء اعلیٰ سے ہو اور وفاق صرف مشورے کی شکل میں ہو اگر وفاق کی بالادستی ہوگی اس سے چند صوبوں کے حقوق پر ضرور تصادم ہوگا لہذا میں چاہتا ہوں بلوچستان میں ویسے پانی کی کمی ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپس میں ہم طے کرلیں اس میں وفاق کی بالادستی نہ ہو۔

جناب چیئرمین : شکریہ سید عباس شاہ صاحب۔

سید عباس شاہ : سر شکریہ جو خدشات ہمارے ممبر شہزاد گل صاحب نے پیش کیے ہیں یہ ہمارے سامنے بھی ہیں کیونکہ ماضی بعید واپڈا کی جو خاص آرگنائزیشن ہے اس نے ہمارے لیے ایسی تکالیف مسلسل پیدا کی ہیں اس کو آج ہم amendment کے طور پر نہیں کیونکہ نیشنل اسمبلی نے پاس کیا ہے وہ بھی ایک ایسا ادارہ ہے جو چیز انہوں نے سوچ سمجھ کر آگے بڑھائی ہے ہم بھی اس کو اس وقت سپورٹ کرتے ہیں لیکن ریکارڈ پر اس کو لایا جائے جو خدشات ظاہر ہوئے ہیں ان کا دوبارہ اعادہ نہ ہو اور اس موقع پر فصیح اقبال صاحب نے جو بات اٹھائی ہے ہم چاہتے ہیں کہ واپڈا کو بھی اب decentralize کر

کے تقسیم کیا جائے تا کہ صوبوں کو اپنے اپنے طریقے سے اور اپنے جوڈیپارٹمنٹ ہیں جیسے کہ ۷۳ء کے آئین کے مطابق فیصلہ ہوا ہے وہ ہم خود ہی چلا سکیں کیونکہ واپڈا کا خاص طور پر لاہور میں جو ہیڈ کوارٹر ہے اس سے تکالیف پیدا ہوتی ہیں آرام نہیں اور خاص طور پر اتھارٹیز کے لاہور آفسز ہیں میں خود سمجھتا ہوں وہ بہتر جگہ نہیں تھی لیکن کیونکہ فیصلہ ہوا ہے اب یہی کہا جا سکتا ہے میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ آئندہ اگر ایسی چیز ہو ہم اس کی مخالفت کریں گے۔ اس وقت میں سپورٹ کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ راجہ نادر پرویز صاحب

راجہ نادر پرویز خان : جناب چیئرمین ! بہت مہربانی شکریہ۔ جو خدشات ہمارے معزز ممبران نے آج سینٹ میں پیش کیے ہیں میں ان کے خیالات اور خدمات کو سراہتا ہوں اور ان کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا جائے گا جہاں ان کی خود مختاری کو یا جو ان کی صوبائی اہمیت ہے اس کو کم کیا جائے۔ دوسری چیز یہ ہے جب سے پاکستان بنا یہ مسئلہ التواء میں پڑا ہوا تھا اور اس کو حکومتیں پیچیدہ بناتی گئیں اور اس حکومت کے سر یہ سہرا جاتا ہے کہ واٹر ایکارڈ finally چاروں صوبوں کی نمائندگی کے ساتھ یہ مسئلہ افہام و تفہیم کے ساتھ حل کیا اس کے بعد یہ ہوا کہ اس کو کونسل آف کامن انٹرسٹ نے اپرو کیا۔ and this Accord gets the Constitional importance and I assure you, Sir کہ اس کو اتنی Contitutional importance مل گئی ہے اس کے بعد Indus River کے پانی کی تقسیم کا جو مسئلہ تھا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حل ہو گیا تیسری چیز یہ ہے کہ یہ بل جو آج سینٹ میں پیش ہوا ہے یہ نیشنل اسمبلی نے پاس کیا اور اگست میں یہ سینٹ میں موو ہوا ہمارے محترم ممبران کے خدشات اور امنڈمنٹس تھیں میں چاہتا تھا کہ ایک ایک کر کے ان کا جواب دیتا لیکن آج انہوں نے جو چند پیش کی ہیں میں کوشش کروں گا کہ ان مختصر وقت میں ساتھ ان کا جواب دیتا جاؤں۔ اس بل کو موو کرنے کی ایک اور وجہ تھی کہ ہمارے کچھ پراجیکٹس ہیں جو صوبوں نے پلان کئے ہوئے ہیں جب تک یہ بل سینٹ سے پاس نہیں ہو جاتا وہ اپنے صوبوں میں جو

projects ہیں اس کو implement نہیں کر سکتے۔ میں ممبران سے request کرتا ہوں کہ میری speech کے بعد جو میں پوائنٹس دے رہا ہوں اور ان کو یقین دلاتا ہوں at no cost جو صوبوں کا انٹرسٹ ہے ان کو compromise کیا جائے گا اور جو فیڈریشن ہے انہوں نے پہلا جو نکتہ اٹھایا جو فیڈرل گورنمنٹ کی participation ہے اس کو ووٹ کا حق نہ دیا جائے میری ان سے گزارش یہی ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ جو ہے یہ نیشنل کریکٹر کو represent کرتی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کی وجہ سے یہ ایکارڈ بنا اس کے بعد یہ انڈس ریور سٹسم اتھارٹی کا بل سینٹ میں پیش ہوا ہے اور آج ہم نے جو چیئرمین چنے ہیں وہ سب سے پہلے صوبوں سے چنے ہیں۔ alphabetically

The Province of Balochistan

The Province of NWFP

The Province of Punjab

The Province of Sindh

and last of all it is going to be represented from the Federal Government.

پینل کے اوپر دو اور جو ممبر رکھے ہیں ایک چیف انجینئر جو ایڈوائزر ہے منسٹری آف واٹر اینڈ پاور دوسرا چیئرمین واپڈا ہے They are only *ex-officio* Members they don't have any right to vote.

جہاں تک انہوں نے کہا کہ ان کو چیلنج کرنے کا حق دیا جائے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں The Council of Common Interest is there. اگر کوئی decision Authority کرتی ہے It it an autonomous body and it is not going to be over-ruled by any government or any WAPDA or anything. واپڈا کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ It is an autonomous body. یہ independent ایک ادارہ ہے جو اس کے فیصلے ہیں اگر اس میں کوئی تضاد ہوا یا اس میں کوئی queries ہوئیں that can

always go to the Council of Common Interests which is the highest body and which has the Constitutional cover and approval جس کی سے

یہ انڈس ریور سسٹم اتھارٹی بنی ہے انہوں نے ایک خدشہ ظاہر کیا تھا کہ ایک شق میں کہا کہ ایکارڈ میں جو اتھارٹی ہے اس میں سسٹم کا جو حق ہے جو کلاز ۸ بی ہے۔

"It is inconsistent with the Water Accord".

اگر یہ واٹر ایکارڈ کے ساتھ inconsistent نہیں ہے۔ This can always be taken

انڈس ریور I assure you, Sir, لیکن up with the CCI, Sir, for queries.

اتھارٹی کے ریگولیشن کے مطابق چلیں گے اور جس طریقے سے امپلیمنٹ کریں گے۔ It will be absolutely in the spirit the way the Water Accord was signed and approved, Sir.

انہوں نے کہا کہ سالانہ رپورٹ قومی اور صوبائی اسمبلی کو پیش کریں میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی اور قومی سمبلی کے پاس اتنا لیگل ورک ہے اتنا ورک ہوتا ہے اگر صوبائی اور قومی اسمبلیوں کو اس کے ساتھ involve کر لیا It will hamper the normal proceeding of things but the Provincial Assemblies and the Nationnal Assembly are even satisfied. You can ask the question. You have the right to ask the question and the Authority and the Ministry will be there to answer those questions, and bring those things to their notice and answer them with full responsibilities

میرے دوستوں نے کہا کہ decision جو ہیں وہ صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے جانے چاہئیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو decisions ہیں۔

Those Members who are representing the Provincial Governments, they will always be in consultation with the Provincial Governments.

اگر جو decisions ہیں They will finally go to the Authority جو اتھارٹی ہے وہ گورنمنٹ کو بتائے گی جو نہوں نے decisions لئے and the rights of the Provinces will be watched by their representatives.

میرے بھائی عباس شاہ صاحب نے ایک اور خدشے کا اظہار کیا کہ اتھارٹی کا جو ہیڈ کوارٹر ہے It should be at Islamabad and not in Lahore

یہ پہلے بھی امنڈمنٹ موو چکی ہے ۔ میری request یہ ہے جتنا بھی Data Processing یونٹ ہیں واپڈا Water Management Cell سیل جو ہے جتنے یونٹس وہاں available ہیں وہاں جو آرگنائزیشن available ہے ۔ That is located in Lahore انڈس ریور اتھارٹی کو جو requirement ہو گی That will be available at hand in Lahore.

اس لئے ہم نے وہاں پر رکھا ہے ۔ اس کے بعد I hope, I have tried to answer all the queries and, once again, I assure the honourable Members, Sir, the interests of the Provinces in the spirit of Water Accord will be fully watched and honoured and the interests will not be compromised. After this, I would request that they should be kind enough to pass this Bill.

Mr. Chairman : So, I will put the motion to the vote of the House.

It has been moved by Raja Nadir Pervaiz, Minister of State for Water and Power —

> "That the Bill to provide for the Establishment of the Indus River System Authority [The Indus River System Authority Bill, 1992] as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The motion is carried.

The amendments are being withdrawn. So, the House allows the withdrawal of the amendments.

(Voices 'Yes)

Mr. Chairman : The question is that caluses 2 to 12 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 2 to 12 form part of the Bill.

Mr. Chairman : The question is —

"that clauses 13 to 22 do form part of the Bill "

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clauses 13 to 22 form part of the Bill.

The question is —

"That Clause 1 which is Short Title and Commencement and Preamble form part of the Bill "

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 1, Short Title and Commencement and Preamble form part of the Bill.

Now please read out the next Item No. 4.

Raja Nadir Pervaiz Khan : Sir, I beg to move —

"that the Bill further to amend the Indus River system Authority [The Indus River System Authority Bill, 1992], be passed ".

Mr. Chairman : It has been moved —

"that the Bill further to amend the Indus River system Authority [The Indus River System Authority Bill, 1992], be passed ".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : And the Bill stands passed.

جناب شہزاد گل : جناب والا! تھوڑی سی گزارش کرنا ہے۔

جناب چیئرمین : جی۔

جناب شہزاد گل : جناب، ایک گزارش ہے چونکہ راجہ صاحب نے اس کے متعلق کوئی بات نہیں کی ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : اب بل پاس ہو گیا ہے۔

(مداخلت)

میں صرف ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جس طرح سے میرے فاضل دوست ابراہیم خان صاحب نے بات کی تھی کہ آئین کے تحت ۱۰ سال بعد واپڈا جو ہے یہ decentralize ہونا تھا۔ اس کے متعلق انہوں نے کوئی بات نہیں کی ہے۔

جناب چیئرمین : کیا آئین میں لکھا ہوا ہے کہ واپڈا کے بارے میں کہ دس سال کے بعد اس کو decentralize ہونا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

چوہدری امیر حسین : جو پوائنٹ انہوں نے ریز کئے ہیں ان کے بارے میں بیٹھ کر دیکھ لیں گے۔

جناب شہزاد گل : انہوں نے اس کے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا، کوئی یقین دھانی نہیں کرائی ہے۔

راجہ نادر پرویز خان : آج کا بل توریور انڈس اتھارٹی کے بارے میں تھا جب واپڈا کے بارے میں کوئی بات سامنے آئے گی تو اس پر بات کریں گے۔

جناب چیئرمین : نہیں واپڈا کے بارے میں آئین میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ دس سال کے بعد اس کو decentralize کیا جائے گا لیکن آپ کے جو basic خدشات ہیں کہ Provinces کے حقوق جو ہیں وہ affect نہ ہوں، جو انڈس اکارڈ ہے پانی کا، اس کی spirit کو maintain رکھا جائے اس کے بارے میں انہوں نے assurance دی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر اس میں کوئی مناسب ترمیم ہوئی تو بھی لے آئیں گے کیوں جی۔

جناب شہزاد گل : ٹھیک ہے جی۔

جناب محمد ابراہیم خان : جناب والا! باقی سب محکمے provinces کو جانے تھے سوائے چار محکموں کے جن کا سب کو معلوم ہے، واپڈا بھی باقی چار میں ہے، اس کا آئین میں کیسے اندراج نہیں ہے۔ صرف چار محکموں کا بالخصوص ذکر ہے اس کے علاوہ باقی سب محکمے جو ہیں یہ صوبوں کو منتقل ہونے تھے۔

جناب چیئرمین : بہرحال جو پوائنٹ انہوں نے ریز کئے ہیں، ان پر فراخ دلی سے آپ کو سوچنا چاہئیے۔

چوہدری امیر حسین : جی بالکل اس پر سوچیں گے۔

جناب چیئرمین : تو پھر یہاں ہاؤس کا بزنس ختم ہو گیا ہے۔ Any thing esle

چوہدری امبر حسین : ہماری طرف سے تو اور کوئی بزنس نہیں ہے۔ مندوخیل صاحب آئے ہیں شاید یہ بولنا چاہتے ہوں۔

جناب چیئرمین : اچھا ہے، انہوں نے بائیکاٹ ختم کیا۔ کیا آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : میں نے پہلے کہا تھا کہ ہم انڈس اتھارٹی پر کوئی بات نہیں کریں گے کیونکہ یہ accord جو ہے یہ آئین کے خلاف ہے اس لئے ہم نے پہلے ہی سے اس کا permanently بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ It is not according to the Consitution.

جناب چیئرمین : چلو، آپ نے بل میں حصہ تو لیا ہے، یہ بھی اچھی بات ہے۔ good gesture on his part.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب نہیں لیا، پرمانینٹ بائیکاٹ ہے۔

Mr. Chairman : The House now stands adjourned to meet again tomorrow at 10.00 A.M.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, Novermber 19, 1992].

———

PCPPI—587(96) Senate—26-2-2000—150.